الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمّٰی بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

۱۳۱۲ھ

مصنفہ حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی

جسمیں پیشوایان وہابیہ و ہزارہا وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال
ضلال کا کلمات کفر ہونا [illegible] معتمدین و علماء سے
دین سے ثابت فرماکر [illegible] کلمہ حق فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر
نہیں کرتے

سل السیوف الہندیہ میں انکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے
اسمیں ستر بیان میں آئے

مع رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی

صمصام سنیت بگلوی نجدیت

۱۳۱۶ھ

مصنفہ جناب مولانا قاضی محمد عبدالوحید صاحب
حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالایادی
جسمیں پیشوایان وہابیہ کے سات کفریات سے بعض حضرات [illegible]
حسب فرمائش مجلس علماء اہلسنت

مطبع اہلسنت و جماعت واقع بریلی میں چھپا

بار دوم بہتر از اول — ۱۰۰۰ جلد — قیمت مع محصول ۲؍
۲۰ جمادی الآخرہ ۱۳۱۶ھ

فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ

(باقی فہرست بر صفحہ ۱۰۹)

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم

الحمد للہ ثبات ضلالت وہابیہ میں یہ مبارک رسالہ جسمین
انکے پیشوا کی کتابوں سے اوسکے اقوال و کتب ائمہ علماء سے
اونپر حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات ہیں مسمّی بنام تاریخی



از تصانیف جلیلہ عمدۃ تحقیقات اسنی و تالیفات فاہرہ
مجدد مائۃ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا
مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی عم فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوا

۳۷۲۶۰۲

الف ۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالےٰ ۲۲ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاوے للمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب مولوی احمد رضا خانصاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم

کیا فرماتے ہیں علماے دین اس مسئلہ مین کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو شرک کہتے ہین جس مسلمان کو مقلد دیکھین اوسے مشرک بتاتے ہین دہلی والے اسمعیل مصنف تقویۃ الایمان وصراط المستقیم وایضاح الحق ویکروزی و تنویر العینین کو اپنا امام وپیشوا بناتے اوس کے اقوال کو حق وہدایت جانتے اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہین ہمارے فقہاے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک اُن پر اور اُن کے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ شاہدا ومبشرا ونذیرا[۵۱] لتؤمنوا باللہ[۵۲] ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ لا بجنانکم ولسانکم فجعل تعظیمہ وتوقیرہ وتعزیزہ وتعزیرہ ہو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم

تمہید

۵۱ یہ خطبہ قرآنی آیتوں اور ایمانی ہدایتوں پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کے لیے اون آیات اور زبان اردو میں ان ہدایات کیطرف اشارہ مناسب۔ آیت اولی انا ارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا۔ بیشک ہمنے تمہیں بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمہاری تعظیم کرے اوسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد گواہ ہوئے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال و اعمال و احوال اون کے سامنے ہوں۔ طبرانی کی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ہو کائن فیہا الی یوم القیمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ۔ بیشک اللہ تعالی نے میرے سامنے دنیا اوٹھا لی تو مین دیکھ رہا ہون اوسے اور جو کچھ اسمین قیامت تک ہونیوالا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ ۵۲ آیت ۲ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ۔ رسول کا بھیجنا کسلیے ہے خود فرماتا ہے اسلیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو ان کی تعظیم مین کلام کرے وہ اصل ایمان کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالی ۱۲

وحرم علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون بخسرانکم۔ و جعل طاعته طاعته و بیعته بیعته فان بایعتم نبیکم کانما فوق ایدیکم یده سبحانکم۔ و قرن اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء

له آیت ۳ یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجہروا له بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون ۰

اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اوسکے حضور چلا کر نہ بولو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمھارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر نہو۔ امیرالمومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ له آیت ۴ من یطع الرسول فقد اطاع الله جسنے رسول کی اطاعت کی اوسنے خدا کی اطاعت کی ۱۲ له آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ید الله فوق ایدیهم بیشک جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کر رہے ہیں اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں پر ۱۲ له اللہ عزوجل نے بیشمار سورتوں میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملا کہیں محل شان اپنی تھی انمیں حبیب صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں محل معاملہ حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا تھا اُن کے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں اسیکے بیان میں ہیں مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ له آیت ۱۰ اغنٰہم الله و رسوله من فضله انھیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل سے ۱۲

والا یتاء و رجاء العطاء و التقدیم و القضاء و المحادة و الارضاء

آیت ۷ ولو انہم رضوا ما اتٰہم اللہ و رسولہ و قالوا حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے اوسپر جو انہیں دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمین اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمین اللہ اپنے فضل سے اور اوسکا رسول ۱۲ آیت ۸ یا یہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ اے ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ آیت ۹ ماکان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضی اللہ و رسولہ امرا ان یکون لہم الخیرة من امرہم و من یعص اللہ و رسولہ فقد ضل ضلٰلا مبینا ۰ نہین پہنچتا کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ و رسول کوئی بات اون کے معاملے مین ٹھہرا دین تو اونھین اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نہ مانے اللہ و رسول کا وہ صریح گمراہ ہو بہک گیا ۱۲ آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون باللہ و الیوم الاٰخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ و لو کانوا اٰباءہم او ابناءہم او اخوانہم او عشیرتہم تو نہ پائیگا اونھین جو ایمان لاتے ہین اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہون ۱۲ آیت ۱۱ واللہ و رسولہ احق ان یرضوہ ان کانوا مؤمنین ۰ الم یعلموا انہ من یحادد اللہ و رسولہ فان لہ نار جہنم خالدا فیہا ذٰلک الخزی العظیم ۰ اللہ و رسول زیادہ مستحق ہین اسکے کہ یہ لوگ اونھین راضی کرین اگر ایمان رکھتے ہین کیا اونھین خبر نہین کہ جو مقابلہ کرے اللہ و رسول سے تو اوسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمین ہمیشہ رہیگا اور یہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنهی والایذاء فی قرآنکم ورفع شأنه وعظم مکانه فی غیر مرة

عن امته ومن عند الاشیاء کان لیفرق بینهما نکره لا تجعلون الحی

کما یدار والدم کالمسک ثم تجعلون تعریض کیجاتکم

فمن هداکم رب نعمات لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم

کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او سلطان غیره

وقال الذین ارسلوا السنتهم فی شأنه العظیم

له آیت ۲ ۱۲ اذا الصیحوا لله ورسوله جب خلوص کہین اللہ و رسول کے
ساتھ ۱۲ ؎ آیت ۳ ۱۲ ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنیا
والاخرة واعد لهم عذابا مهینا بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ و
رسول کو اللہ نے اون پر لعنت کی دنیا و آخرت مین اور اُن کے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار
یہ معاملہ خاص حبیب کا ہی اللہ کو کون ایذا دیسکتا ہی مگر یہان تو جو معاملہ رسول کے ساتھ کیا جائے
ہی ساتھ قرار پایا ہی ۱۲ ؎ یعنی جب تم خود کنکر موتی خون کو مشک خس کو پھول کی طرح نہین سمجھتے
تو رسول کے معاملے کا اوروں پر کیا قیاس کرتے ہو یہان تو کوئی نسبت ہی نہین ہوسکتی جب اُنکے ابن کریم
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہین لا تقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احدا مجھے کسی پر
قیاس نکرو نہ کسیکو مجھ سے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے
واللہ اکبر ۱۲ ؎ آیت ۴ ۱۲ یہ کہ رسول کا پکارنا اپنے مین ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایکدوسرے کو پکارتے ہو
آپ ایک دوسرے مین باپ اور مولی اور بادشاہ سب آگئے اسلیے علما فرماتے ہین نام پاک لیکر ندا
کرنا حرام ہی اگر روایت مین مثلا یا محمد آیا ہو تو اُسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا
بیان جلیل الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مین دیکھیے ۱۲ منہ

قل ابالله وآیته ورسوله کنتم تستهزؤن ○ لاتعتذروا قد

ف ۵ یہ آیت ۵ اہو غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنیلگے اور بولے ہم تو یونہین آپس مین
ہنستے تھے اللہ تعالے نے فرمایا قل ابالله وآیته ورسوله یعنی ان سے فرمادے کیا
اللہ اور اُسکی آیتون اور اُسکے رسول کے معاملے مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر
ہو چکے ایمان لا کر اقول اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اوّل یہ کہ جو رسول کی شان مین
گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعوے رکھتا ہو کلمہ گوئی
اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی دوم یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ زبان سے
جب وہ کلمہ پڑھتا ہی اور اوسکے دل مین کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر
کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہی جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہین ایمان بھی
زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا
اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہو جائیگا اگرچہ دل مین اس گستاخی کا
معتقد نہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل وسخریہ ہے اور اسی پر رب العزۃ فرما چکا کہ تم کافر ہو گئے
اپنے ایمان کے بعد اسکی تحقیق ہمارے رسالہ البارقۃ اللمعا علی سامد نطق بالکفر طوعا
مین ہے سوم کھلے ہوئے لفظون مین عذر تاویل مسموع نہین آیت فرما چکی کہ حیلے نہ گڑھو
تم کافر ہو گئے تنبیہ یہان اللہ عزوجل نے انھین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور ان کے
مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان اُن کے کفر سابق تحقیقی کی بحث نہین کہ
قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہو کر کافر ہو گئے نہ کہ قد کنتم کافرین
تم پہلے ہی سے کافر تھے یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

کفرتم بعد ایمانکم فیہا ۔ ایہا المنافقون المرتدون الفاسقون الزاعمون انکم لہ
ان مدح الرسول کمدح بعضکم بعضا بل اقل منہ فی حسبانکم قد بدت البغضاء

ـه ١ نفاق دو قسم ہے عقیدی وعملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ جامعہ مسمّٰی
بہ انباء الحذاق بمسالک النفاق لکھا اور آیات واحادیث کثیرہ غزیرہ سے اوسکے وجوہ
وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالہ کے غیر مین مجموعا نملینگے وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت بعینہ
ـه ٢ اللہ تعالیٰ فرماتے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اللہ
فرماتے رسول کا پکارنا ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو تقویۃ الایمان والا کہے رسول کی ایسی ہی
تعریف کرو جیسی باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمین بھی کمی کرو انا للہ وانا الیہ
راجعون ۰ ـه ٣ قال اللہ تعالیٰ قد بدت البغضاء من افواههم وما تخفی صدورهم
اکبر قد بینا لکم الاٰیٰت ان کنتم تعقلون ۰ ہاانتم اولاء تحبونهم
ولا یحبونکم وتؤمنون بالکتٰب کلہ واذا لقوکم قالوا اٰمنا واذا
خلوا عضوا علیکم الانامل من الغیظ قل موتوا بغیظکم ان اللہ علیم
بذات الصدور ۰ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی اُن کی باتون سے اور وہ جو اُن کے دلون مین دبی ہے
اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرما دین تمہارے لیے نشانیان اگر تمہین سمجھ
ہو۔ دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انھین چاہتے ہو اور وہ تمھین نہین چاہتے اور تم پوری کتاب پر
ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین اور جب تنہا ہوتے
ہین تو تم پر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرما دے مر جاؤ گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلون کی بات اقول اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے سچے
کیسے ہی زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے ظاہر ہو جاتا ہے ۱۲ منہ

من افواهکم وما تخفی صدورکم اکبر والله مخرج اضغانکم استحوذ[۱]
علیکم الشیطن فانساکم ذکر الله وتعظیم الرسول وقد نطق القرآن
بجنده لانکم یرادفاءکم الشیطن نقطا من شینه وتاء کم
السند ویرمز ذایه نونه فارالکم تقویة الایمان فی تفویت
ایمانکم ما کان الله لیذر المؤمنین علی ما انتم علیه
حتی یمیز الخبیث من الطیب وما الله بغافل عن کفرانکم
فلا ورب محمد لا تؤمنون حتی یکون احب الیکم من
والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین جسمانکم
صلی الله تعالی وبارک وسلم علیه وعلی آله الکرام وصحبه
العظام وخاد فی سنته القیام بردز یغکم وطغیانکم
دز ماحبه الصادق فی غایة الاعظام وادامة ذکره الی یوم
القیام وان کان فیه رغم انوفکم وا سبحان اعیانکم آمین
یا ارحم الراحمین والحمد لله رب العلمین وصلی الله تعالی
علی سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین

---

[۱] قال الله تعالی استحوذ علیهم الشیطن فانساهم ذکر الله اولئک
حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون ٥ غالب آگیا اوپر شیطان
بھلادی اُن کو خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہیں سنو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں نیکلا
مدینۂ طیبہ نے وہابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث صحیح بخاری کی انکا قرن الشیطان ثابت

بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور اون کے پیشواے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعًا یقینًا کفر لازم
اور حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام پر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر اونکا کلمہ پڑھنا اس حکم کا نافی اور اون کو نافع
نہین ہو سکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپ کو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جب کہ اوسکا قول یا فعل اوسکے دعوے کا مکذب ہو گیا اگر کوئی شخص اپنے آپ کو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوۃ بھی ادا کرے با اینہمہ خدا و رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
و رسول و قرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدہ مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پا سکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اوسکے کام آسکتا ہے
ہرگز نہین ہم ابھی حاشیۂ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کر چکے **درمختار**
مطبع ہاشمی صفحہ ۳۱۸ لو اتی بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ ما لم یتبرأ ترجمہ
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اوس کفری بات سے توبہ نہ کرے
اب انکے مذہبی عقیدون ان کے پیشواے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ مین جنکی
تفصیل کو دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین جسے یہ لوگ
معاذ اللہ کتاب آسمانی کی مثل جانتے اور اپنے مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہین اپنے اور
اپنے سب پیروون کے کھلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہے مین پہلے انکا وہ **اقراری**
کفر نقل کرون پھر بطور نمونہ صرف بعض کفریات ان کے اور لکھون **رسول اللہ**
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جب تک لات و عزی کی پھر پرستش نہو اور وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالی ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانونکو اٹھا لیگی جسکے دلمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

وہ اُٹھا لیا جائیگا جب زمین میں نرے کافر رہجائینگے پھر بتوں کی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی

تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوٰۃ نقل کی

اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باؤ اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دلمیں ہوگا

ایک رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجائینگے وہی لوگ کہ جن میں کچھ بھلائی نہیں سو

پھر جاوینگے اپنے باپ دادون کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ بھی

صراحۃً ارشاد فرما دیا تھا کہ وہ ہوا خروج دجال لعین و نزول عیسیٰ مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے

بعد آئیگی **تقویۃ الایمان** میں حدیث کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اوسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵

نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسیٰ بیٹے مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کریگا اسکو پھر بھیجیگا

اللہ ایک باؤ ٹھنڈی شام کیطرف سے سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اسکے دلمیں ذرہ بھر

ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اوسکو باینہمہ حدیث مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا

سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال کی حاجت رہی نہ نزول مسیح

کی ضرورت بلکہ ان کے نصیبون وہ ہوا ابھی چل گئی تمام مسلمانون کے کافر مشرک بنانے

کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانہ موجودہ پر جما دی اور کچھ پروا نہ کی

کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جس کے دلمیں رائی برابر

بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا میں نرے کافر ہی کافر رہ گئے ہیں تو یہ شخص خود اور اسکے

سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہیں الگ بستے ہیں یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ

کافر پکے بت پرست ہیں یہ خود انکا اقراری کفر تھا اب گنیے کہ علمائے کرام فقہائے

عظام کی صریح تصریحوں سے اپر کتنی وجہ سے کفر لازم ۶ کفریہ ا ۔ یہی اقرار کفر کہ جو اپنے

کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے **نوازل** فقیہ ابو اللیث پھر **خلاصہ** پھر

تکملہ لسان الحکام مطبوعہ مصر صفحہ ۵۵ رجل قال انا ملحد یکفر ترجمہ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے کافر ہے **اشباہ** فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لھا انت کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا مین کافرہ ہون کافرہ ہو گئی **فتاوی عالمگیری** مطبع مصر ۱۳۱۰ جلد ۲ صفحہ ۲۷۹ مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لا یعذر بھذا ترجمہ ایک مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے کافر ہو جائیگا اور اگر کہے کہ مین نہ جانتا تھا کہ اسمین مجھپر کفر عائد ہوگا تو یہ عذر نہ سنا جائیگا (کفریہ ۲) اسی قول مین تمام امت کو کافر بنایا جو خود کفر ہے **شفا شریف** تصنیف امام قاضی عیاض صفحہ ۳۶۲ و صفحہ ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کیطرف راہ نکلے وہ یقینا کافر ہے (کفریہ ۳) **تقویۃ الایمان** صفحہ ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہان اللہ سبحانہ کے علم کو لازم و ضروری نہ جانا۔ اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکے اختیار مین ہے چاہے دریافت کر لے چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے **عالمگیری** ج ۲ صفحہ ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ او نسبہ الی الجہل والعجز او النقص اھ مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے جو اسکے لائق نہین یا اوسے جہل یا عجز یا کسی نقصان کیطرف نسبت کرے وہ کافر ہے **بحر الرائق** طابع مصر ج ۵ صفحہ ۱۲۹ **بزازیہ** مطبع مصر ج ۳ صفحہ ۳۲۳ **جامع الفصولین** مطبع مصر ج ۲ صفحہ ۲۹۸ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان مین ایسی بات کہی جو اسکے لائق نہین کافر ہو گیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت کرنیکا صاف مطلب

کہ ابھی تک دریافت ہوا نہیں ہان اختیار ہی کہ جب چاہے دریافت کرلے تو علم

الٰہی قدیم نہوا اور یہ کھلا کلمہ کفر ہے عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۶۱ لو قال علم خدائے قدیم

نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصاً ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نہ مانے کافر ہے

ایسا ہی تاتارخانیہ مین ہے (کفریہ ۵) ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی

سنہ ۱۲۹۷ھ صفحہ ۳۵ و صفحہ ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہت و اثبات رویت

بلاجہت و محاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ است اگر صاحب آن اعتقادات

مذکورہ را از جنس عقائد دینیہ میشمارد اھ ملخصاً اسمین صاف تصریح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو

زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اسکا دیدار بلاکیف ماننا بدعت و ضلالت ہے

اسمین اُسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی و گمراہ بتایا شاہ

عبدالعزیز صاحب تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ صفحہ ۲۵ مین فرماتے ہین عقیدہ

سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و او را جہت از فوق و تحت متصور نیست ہمینست

مذہب اہلسنت و جماعت بحر الرائق ج ۵ صفحہ ۱۲۹ عالمگیری ج ۲ صفحہ ۲۵۹

یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے

آدمی کافر ہوجاتا ہے فتاوی قاضیخان نفر المطابع ج ۴ صفحہ ۴۳ رجل

قال خدائے برآسمان میداند کہ من چیزے ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن

المکان ترجمہ کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہی کہ میرے پاس کچھ نہیں کافر ہوگیا اسلیے

کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہی خلاصہ کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال

نردبان بنہ و بآسمان برآئے و با خدائے جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ

ترجمہ یون کہنے والا کافر ہوگیا اسلیے کہ اوسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا۔

ف ۵ اسکے متعلق شرح عقائد و فقہ اکبر و شرح فقہ اکبر کی عبارتیں کفریہ ۱۰ کے رد مین دیکھیے ۳۳ صفحہ

الفریہ (۶) رسالہ بکروزی مطبع فا۔ وفی صـــ ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ہست کہ ایں شان

را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص

نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن ہست اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ

تعالی علیہ وسلم کا مثل یعنے تمام صفات کمالیہ میں حضور کا شریک و ہمسر محال ہے اور بعض

علما اسپر دلیل لاتے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو

خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل بمعنے مذکور ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے

اسکے جواب میں شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا کہ اگر اللہ تعالی قرآن مجید دلوں سے

بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہاں صاف اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل

کی بات واقع میں جھوٹی ہوجائیں تو حرج نہیں حرج اسمیں ہے کہ بندے اسکے جھوٹ

پر مطلع ہوں اگر انھیں بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردے تو تکذیب کہاں سے آئیگی کہ

اب کسیکو وہ نص یاد ہی نہیں جو جھوٹ ہوجانا بتلاتے غرض سارا ڈر بندوں کا ہے

جب انکی مت ماردی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون علوا کبیرا

(۱۰) شفا شریف صـــ ۳۶۳ من دان بالوحدانیۃ وصحۃ النبوۃ ونبوۃ نبینا

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحۃ

بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع ترجمہ جو اللہ تعالی کی وحدانیت نبوت کی حقانیت

ہمارے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو باینہمہ انبیا علیہم

الصلاۃ والسلام پر اُن باتوں میں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے

خواہ بزعم خود اسمیں کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نہ کرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے)

حضرات انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا

اللہ عزوجل کا کذب جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہو گا۔ اس مسئلے مین
شخص مذکور اور اوسکے کاسہ لیسون کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہین جنکی
تفصیل وتشریح اور آن کے رد بلیغ کی تنقیح ہماری کتاب **سبحٰن السبوح**
عن عیب کذب مقبوح سے روشن (کفریہ ۷) بکر وزی ص ۱۴۵ ۱۳۰۳ھ

لانسلم کہ کذب مذکور محال بمعنے مسطور باشد چہ عقد قضیہ غیر مطابقہ للواقع والقاء
آن بر ملئکہ و انبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی اکثر
از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہی کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کرسکتا ہی وہ سب
خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہے جسمین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا
ڈوبنا مرنا سب کچھ داخل لہذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۹)

بکر فذی ص ۱۴۴ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ بشمارند و او را جلشانہ بآن
مدح میکنند بر خلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم
بکلام کاذب دارد و بنا بر رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت تنزہ دارد از شوب کذب
تکلم بکلام کاذب نماید ہمان شخص ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ
یا ہر گاہ ارادہ تکلم بکلام کاذب نماید آواز او بند گردد یا کسے دہن او را ببندد این اشخاص
نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا
عن التلوث بہ از صفات مدح است اھ ملخصا اسمین صاف اقرار ہی کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع
بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہین کہ گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع
عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی ہے اور وہ تصریح کرتا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا بھی
نہین جیسے گونگے کا بولنا کہ اللہ تعالیٰ کی تو اسسے مدح کرتے ہین اور گونگے کی نہین تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال عادی

بھی نہو یہ صریح کفر ہے اور اسمین ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح روا ہو تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفریہ ۹) اسی قول مین صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالی مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترقع کے لیے اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہے کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزارون کفریات کا خمیرہ ہے علمگیری قول مذکور در کفریہ ۳

کفریہ ۹

اعلام لقیوا لطبع الاسلام مطبوع مصر ۱۲۹۲ھ صفحہ ۱۵ من بغی او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالے کی شان مین کوئی ایسی بات نہ ۔ یا ۔ ہان ۔ کہے جسمین کھلی منقصت ہو کافر ہوجاتے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صفات الٰہی بلکہ اسکی سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ مصلحۃً عیب و آلائش سے بچنے کو انھین اختیار کیا ہے جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور حادث و نو پیدا ہوگی شرح عقائد نسفی طابع قدیم صفحہ ۲۲ الصادر عن الشیٔ بالقصد والاختیار یکون حادثا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اوسکے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ بالبداہۃ حادث ہوگا اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے فقہ اکبر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۱ھ صفحہ ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ ولا مخلوقۃ فمن قال انہا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالی ترجمہ اللہ تعالی کی سب صفتین ازلی ہین نہ وہ نو پیدا ہین نہ مخلوق تو جو انھین مخلوق یا حادث بتائے یا اسمین توقف یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف نہوتی تو اللہ تعالی کے لیے سونا [۱۱] اونگھنا [۱۲]

کفریہ ۱۰

کفریہ ۱۱ تا ۱۹

بہکنا بھولنا جورو بیٹیا بندوں سے ڈرنا کسیکو اپنی بادشاہی کا شریک کرلینا ذلت
وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہراکر ان
سب باتونکی نفی سے اللہ تعالی کی مدح کیجاتی ہے آیت لاتاخذہ سنۃ
ولانوم ترجمہ نہ اوسے اونگھ آتی ہے نہ نیند آیت لا یضل ربی ولا ینسی
ترجمہ نہ میرا رب بہکے نہ بھولے آیت ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا ترجمہ
اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا آیت ولا یخاف عقبٰہا ترجمہ اللہ کو
ثمود کے پیچھا کرنیکا خوف نہین آیت لم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن
لہ ولی من الذل ترجمہ نہ کوئی بادشاہی مین اوسکا ساجھی نہ کوئی دباؤ کے سبب
اوسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہین (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم مطبع ضیائی
۱۲۸۵ھ صفحہ ۱۴۵ نسبت بیخود تاہنیکہ روبروے حضرت جل وعلا دستہا راست ایشان
را بدست قدرت خاص خود گرفتہ چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بودند
پیش روے حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا اینچنین دادہ ام و چیزہاے
دیگر خواہم داد صفحہ ۱۶۱ مکالمہ و مسامرہ ہست می آید صفحہ ۱۵۴ گاہے کلام حقیقی ہم بشود
شفا شریف صفحہ ۳۶۰ من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالی ووحدانیتہ ولکنہ اعتقد
او ولدا او صاحبۃ فذلک کفر باجماع المسلمین وکذا من ادعی مجالسۃ اللہ تعالی
والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصا ترجمہ جو اللہ تعالی کی الوہیت و توحید کا قائل ہو
مگر اوسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہرائے وہ باجماع مسلمین کافر ہے اسیطرح جو اللہ تعالی
کے ساتھ ہمنشینی یا اوسکی طرف صعود یا اوس سے باتیں کرنیکا ادعی کرے صفحہ ۳۶۱ وکذلک من ادعی
منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ ویاکل من ثمارہا

و یعانق الحور العین و ہؤلاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترجمہ
اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالیٰ اسپر وحی کرتا ہے اگرچہ
نبوت کا مدعی نہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت میں جاتا اُسکے پھل کھاتا
حوروں کو گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالے
خیر یونہی اس جاہل کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود صاحب العترت اپنا نا کرہ صاف صحیح پر
کیا حکم ہوگا تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۹۹ در بعثت مکلمہ رحمین مناجات و
مکالمہ کہ اعلائے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے
صاف ظاہر کہ مکالمہ کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا میں کسیکے لیے
اللہ عزوجل سے کلام حقیقی کا دعوے صراحۃً اوسکی نبوت کا دعوی ہے تفسیر عزیزی سورۂ
بقر مطبع کلکتہ سنہ ۱۲۴۸ھ صفحہ ۴۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ
منشاء این گفتگوی ایشان جہل ست زیرا کہ نمی فہمند کہ رتبہ ہمکلامی با خدا عزوجل بس
بلند ست ایشان ہنوز بہ پایۂ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند وآن رتبہ مختص
ست بلکہ بانبیا علیہم الصلاۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود وپس فرمائش
ہمکلامی با خدا گویا فرمائش آن ست کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہا سازد شرح عقائد
جلالی مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل میں کہ جو شخص دنیا میں اللہ عزوجل سے
کلام حقیقی کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا المکالمۃ شفاہاً منصب للنبوۃ بل اعلی مراتبہا وفیہ
مخالفۃ لما ہو من ضروریات الدین وہو انہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ
افضل صلاۃ المصلین ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اُسکے مراتب
اعلیٰ مرتبہ ہے تو اُسکے دعوے کرنے میں بعض ضروریات دین یعنے نبی صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط مستقیم
صلا از جملۂ آن شدت تعلق قلب بمرشد خود استقلالاً یعنے نہ بآن ملاحظہ کہ
این شخص نادان فیض حضرت حق و واسطہ ہدایت اوست بلکہ بحیثیتیکہ متعلق عشق
بہان میگردد چنانکہ یکے از اکابر این طریق فرمود کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من
تجلی فرماید ہرآئینہ مرا با او التفات در کار نیست شخص مذکور کے پیرودن سے استفسار
ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائیں یا خود اسی سے پوچھیں کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ
ایک بات کہہ دوسری جگہ آپ ہی اوسکو کفر وضلالت بنا دینے کا عادی ہے
تقویۃ الایمان صـ۵۶ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی تو اُسکے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے موہنہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے
دہشت کے بیحواس ہوگئے پھر کیا کہیے ان لوگونکو کہ اُس مالک الملک سے ایک
بھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا علاقہ سمجھ کر کیا بڑھ بڑھ کر باتین مارتے
ہین کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا کسی اور صورت مین ظاہر ہو
تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں اللہ پناہ مین رکھے ایسی ایسی باتوں سے ع منکے ادب
محروم ماند از فضل رب ۔ اھ ملخصاً مین کہتا ہون ہاتھ مین ہاتھ ملا کر باتین ہونا
تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہین ع منکے ادب محروم ماند از فضل رب
(کفریہ ۲۳) تقویۃ الایمان صـ۱۱ جتنے پیغمبر آئے ہین سو وہ اللہ کیطرف سے
یہی حکم لائے ہین کہ اللہ کو مانیے اُسکے سوا کسیکو نہ مانئے صـ۱۶ اور اللہ صاحب نے فرمایا
کسیکو میرے سوا نہ مانیو صـ۱۸ اللہ کے سوا کسیکا تو مان صـ۶ اور اوروں کو ماننا محض
خبط ہے یہان انبیاء و ملئکہ و قیامت وجنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات کے ماننے سے

صاف انکار کیا اور اوسکا اقرار اللہ تعالے اور اوسکے رسولونپر رکھدیا کیفریہ بھی صدہا

کفریات کا مجموعہ ہی مسلمانون کے مذہب مین جسطرح اللہ عزوجل کا ماننا ضرور ہے

یونہین ان سب کا ماننا جزو ایمان ہے ان مین جسے نہ مانیگا کافر ہے ہر اردو زبان والا

جانتا ہے کہ ماننا تسلیم وقبول واعتقاد کو کہتے ہین ولہذا اہل زبان ایمان کا ترجمہ

ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہین آیت بقرہ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبدالقادر صاحب تو ڈراوے یا نہ ڈراوے

وے نہ مانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○

موضح القرآن ثابت ہو چکی ہی بات اون بہتون پر سو وے نہ مانینگے آیت

نسا يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ موضح القرآن مانتے ہین جو اوترا تجھ کو

آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○

موضح اور پیچھا ڑ ہی کاٹی اونکی جو جھٹلاتے تھے ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے

آیت انعام وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ

موضح اور جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے

تم پر آیت بقرہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ موضح مانا رسول نے جو کچھ اترا

اُسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اوسکے فرشتونکو

اور کتابون کو اور رسولون کو دیکھو اللہ تعالی تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والون نے

اللہ اور اُسکے فرشتون کتابون رسولون سب کو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا

میرے سوا کسیکو نہ مانو آیت اعراف قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا بِالَّذِيْٓ اٰمَنْتُمْ

یہ کفر ہوں موضح القرآن کہنے لگے بڑائی والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہیں مانتے

تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوتے کہ اللہ تعالے کے سوا انبیا ملئکہ کسی پر ایمان نہ لانے

سب کے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھ کر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان

کے دوسرے حصے تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صفحہ ۳۱ میں ہے

اصحاب رضی اللہ تعالی عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو انکو نہ مانے

اوسکا ٹھکانا دوزخ ہے سبحن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ

کو نہ مانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو مانے وہ مشرک دوزخی

کفی اللہ المؤمنین القتال (کفریہ ۲۴) صراط مستقیم صفحہ ۳۸ صدیق

من وجہ مقلد انبیا میباشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست

رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ

و محبوبیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات مخصوصہ بنور جبلی خود دریافت مینماید ۳۹

پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم میشود یکے بشہادت قلب خود خصوصا

و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموما و علم که بوجه اول حاصل شده تحقیقی ست

و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوے کلیات و راہنمونی میفرماید

پس علوم کلیہ و شرعیہ او را بدو واسطہ میرسد بوساطت نور جبلی و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ

والسلام پس در کلیات شریعت و حکم احکام ملت او را شاگرد انبیا ہم میتوان گفت

و ہم استاذ انبیا ہم و نیز طریق اخذ آنہم شعبہ ایست از شعب وحی کہ آنرا در عرف شرع

نفث فی الروع تعبیر میفرمایند و بعضے اہل کمال آنرا بوحی باطنی می نامند صفحہ ۴۰ ہمین

را بامامت و صاحبت تعبیر میکنند و علم ایشان را که بعینہ علم انبیا ست لیکن بوحی ظاہری

متعلق نشده به حکمت می نامند ص۲۱ لا یا اور المحافظے مثل محافظت انبیا که مسمے

به عصمت ست جائز میکنند ص۲۲ ندانی که اثبات وحی باطن و حکمت و وجاہت

و عصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت و از خبیث اختراع بدعت ست و ندانی که ارباب

این کمال از عالم منقطع شده اند اھ خلاصۃً اس قول کا یہ ہے کہ اس قائل پر یہ بات

بے پردہ و حجاب صاف صاف نظر پڑتی ہے کہ بعض لوگوں کو احکام شرعیہ جزئیہ

و کلیہ بوساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہنچتے ہیں خاص احکام شرعیہ میں بھی

وحی آتی ہے ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہیں اور ایک طرح مقلد انبیا سے آزاد ہیں

شرعیہ میں خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہیں اور ہم استاد بھی تحقیقی علم وہی ہے جو ان

نے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہے وہ

تقلیدی بات ہے وہ علم میں انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہیں فرق اتنا ہے کہ انبیا کو ظاہری

وحی آتی ہے انھیں باطنی وہ انبیا کے مانند معصوم ہوتے ہیں اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے

یہ کھلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جب ایک معصوم کو اقوال و افعال وغیرہ امور شرعیہ میں احکام

الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعہ وحی آتے ہیں تو نبوت اور کس شے کا نام ہے فقط وحی

باطنی ہونا کچھ منافی نبوت نہیں بہت انبیا علیہم الصلاۃ و السلام کو وحی الٰہی باطنی طور

پر آتی کہا جاتا ہے کہ سیدنا داود علیہ الصلاۃ و السلام کی وحی اسی طرح کی تھی کما اعلم

الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں علما نے جو انبیا

علیہم الصلاۃ و السلام پر وحی آنے کی سات صورتیں لکھیں انھیں یہ بھی ذکر فرمائی کما فی

العمدۃ و الارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق

الرسٹ وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوٰۃ شریف مطبع انصاری

سنہ ۱۳۰۲ صفحہ ۴۴۴ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا

لن تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن

میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مریگا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے رواہ البغوی فی شرح

السنۃ تلت ونحوہ۔ دالحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن

الحسن بن علی علیہما السلام نیز کرجہ جبل کا بیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ

تعالے عنہم اجمعین شفا شریف سے زیر کفر ۱۲ اگر زاکہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے

اگرچہ نبوت کا دعوے نہ کرے تفسیر عزیزی صفحہ ۴۴۳ معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط

نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۴ انچہ گفتہ است کہ فاطمہ بنت اسد را

وحی آمد کہ در خانہ کعبہ بردو وضع حمل نماید در وضعے سنت پر ہیزہ زیرا کہ کسے از فرق

اسلامیہ و نحیہ اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نہ شدہ محتاج چہ قسم

ابن را مسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمہ کفر ہونے میں اصلا شک

نہیں اور ادعیمین اور جو خباثتیں ہیں مثلا غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد

اور احکام شرعیہ میں خود محقق اور علوم میں حضرات انبیا کا ہمسر وہم استاد

اور بتقلید روافض مثل انبیا معصوم ماننا اونکی شناعتیں ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہیں

یہاں صرف ایک عبارت شاہ ولی اللہ پر اقتصار کرون الدر الثمین شاہ

صاحب مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۵ سالتہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سوالا روحانیا

عن الشيعة فاومى الى ان مذهبهم باطل وبطلان مذهبهم يعرف من لفظ الامام ولما
افقت عرفت ان الامام عندهم هو المعصوم المفترض طاعته الموحى اليه وحيا باطنيا
وهذا هو معنى النبي فمذهبهم يستلزم انكار ختم النبوة قبحهم الله تعالى ترجمہ مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے رافضیون کے بارہ مین روحانی سوال کیا حضور نے اشارہ فرمایا
کہ انکا مذہب باطل ہے اور اُس کا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہے جب مجھے ہوش آیا
مین نے پہچانا کہ اون کے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اوسکی اطاعت فرض
اور اُسکیطرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اُن کے مذہب سے ختم
نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ اونکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت وہی
عصمت اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم
بتاتے ہین کیون صاحب اُن رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اب
نہ کہا جائیگا کہ اونکیطرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اُن کے ساتھ ایک زنجیر مین
باندھے آمین غالباً اصل مقصود اپنے پیر رائے بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان
کے یہان سوار وہین نوکر اور بیچارے نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا
اسکی یہ تمہیدین اوٹھائی گئی تھین کہ بعض اولیا اس طرح کے بھی ہوتے
ہین ادھر یہ وحی وعصمت غیر نبی کے بگھار نبوت کا پورا خاکہ اوتارا اخیر مین یہ بھی جما دی
کہ اس مرتبہ کے لوگونکو دنیا سے معدوم سمجھا نہ قیامت تک ہوتے رہینگے پھر یہان
تو یہ بتا دیا کہ اسم نبی کو حکمت کہتے ہین ادھر ختم کتاب مین اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ
و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفتگو ہین لکھکر پچھلا نتیجہ دکھا دیا کہ امثال این وقائع و
اشباہ اینہا صدہا در پیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت بدرجہ علیا ستے

[illegible]

خود رسیدہ والہام وکشف العلوم حکمت انجامیہ دلیس کھلگیا کہ اس زمانے کے وہ
وحی والے معصوم انبیا کے ہم استاد تقلید انبیا سے آزاد جو استفادہ انبیا احکام
شریعت خدا سے پانے والے یہ پیرجی ہین تین تو اس عبارت کا قائل ہون کہ ابتدا
ہون نہ کہدیا کہ پیرجی معصوم ہین پیرجی پہ وحی اوترتی ہے بلکہ یون پاتی باندھا کہ صد
کتاب مین عجب چھانہ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت مانا اور بنام حکمت
سے الگ کیا پھر چھاپ دیا کہ خبردار یہ نہ جاننا کہ اس زمانے مین ایسے کہان نہین بلکہ ہمیشہ ملینگے
پھر آخر کتاب مین پیرجی کے لیے وہ حکمت ثابت کر دیا جسے لیس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب
ہو جسکا ہم نام وحال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یہ تو ساری ہی جھلکیں مگر تین کھٹک
رہگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیہ کریمہ خاتم النبیین کا کیا جواب
ہوگا اسکی فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالے کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین۔
ظاہر ہے کہ جب کلام الہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائیگا
اوسکی بات جھوٹی ہونی جائز وروا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل
نرہیگا دوسرا اندیشہ پیرجی الف کے نام تے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا
کہ نبی اومی علیہ یہ کیسا خط نے ربط تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیرجی رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم سے کمال مشابہت پر پیدا ہوئے ہین اسیلیے نرے امی رہے
ہین ایکہ نفس عالی حضرت ایشان بکمال مشابہت جناب رسالت مآب
علیہ افضل الصلوات والتسلیمات دربدو فطرت مخلوق شدہ بنا برعلیہ لوح فطرت
ایشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان کلام وتحریر وتقریر منتفی ماندہ
بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانیکو رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

ساتھ ایسی تشبیہ شنیع تھا شریف ہیں ایسی تشبیہ دینے والے کی نسبت فرمایا صفحہ ۳۲

ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ الاصطفیٰ الی قولہ فحق لما درء

عنہ القتل الادب والسجن الخ صفحہ ۳۴ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ

فیہ وجہالۃ ترجمہ اوسنے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفیٰ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت کی اگر اوس سے قتل دفع کریں تو اوسکی سزا تعزیر

وقید ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اس شخص کا

امی ہونا اسمیں عیب وجہالت تیسیر اُس اندیشہ پہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا

کرکے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ بیٹھے یا کسی معلم ہی نے بقصد تشنیع و تعجیز و تشنیع

کردی تو کیسی بنیگی اسکی یون بھاری پیش بندی کرلیگئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ

سلطان خان صفحہ ۱۰۲ وہ شخص سے کچھ معجزہ ہوا اسکو پیغمبر سمجھنا یہ عادتیں یہود اور

نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور مکہ والے اگلے مشرکوں کی ہیں پیغمبر خدا

ایسی ہی باتوں کے مٹانے کو آئے پھر جو شخص ایسی عادتیں اختیار کرے اور

مسلمانوں میں جاری کرے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغضوب ہوا اور گویا خدا کے

غضب میں گرفتار اور خدا کے دشمنوں میں شمار اھ ملخصاً ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنی بھاری

بھاری ڈراوے بھی موٹے لغت سنکر کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر

نہ لائیگا پیش بندی ان سب کارستانیوں نے کام پورا کر دیا تھا پیرجی کی مہر کا کلمہ

اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبوں میں پیرجی کے نام پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے [illegible] سب کچھ [illegible]

پٹھانوں کے خنجر موذی کش نے جتنے سورما پچھاڑ دیئے ... آج بھی ... میں دبی

بات ہونے پائی ۔ وحی و عصمت کی کرامات نہ ہونے پائی ۔ فقطع دابر القوم
الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب العالمین ۔ کفریہ ۵ تقویۃ الایمان
صفحہ ۶۲ حدیث تو یہ لکھی ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد له خود ہی اوس کا ترجمہ یون
کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا سجدہ کرے تو اوسکو آگے جو گستاخی
کی رگ اوچھلی جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑ دیا یعنے مین بھی ایک دن
مر کر مٹی مین ملنے والا ہون اوسکے حامی اوسکے پیرو ایمان سے بتائین یہ حدیث کے
کس لفظ کا مطلب ہی کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان
یہ فائدہ خبیثہ کہ مر کر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد
رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم پر رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
فرماتے ہین من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعده من النار ترجمہ جو دانستہ مجھپر جھوٹ
باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالے ۔ وہابی صاحبو ہمارے نبی صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بناؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک
اللہ تعالی نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے فائدہ یہ حدیث
ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابونعیم
وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت
کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح فرمائی امام عبد الغنی
و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا بشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے
کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے وہابی صاحبو تمہارے

پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی جناب میں کیسی صریح گستاخی

کی زرقانی **شرح مواہب** مطبع مصر جلد ۱ صفحہ ۱۰۲ فی الکامل للمبرد مما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فقال

انما یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفرہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابو داود **ترجمہ**

ابو العباس مبرد نے کامل میں لکھا کہ ان باتوں میں جنکے سبب علماء کرام نے حجاج

ظالم کو کافر کہا ایک یہ ہے کہ اوسنے لوگوں کو روضہ اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالے

علیہ وسلم کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیوں اور گلے ہوئے جسم کا طواف کرتے

ہیں علامہ کمال الدین دمیری نے فرمایا علما نے اس قول پر اسوجہ سے اوسکی تکفیر

کی کہ اسمیں اس ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے **فائدہ** یہ روضہ اقدس کا طواف کرنے والے تابعین

یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھے (**کفریہ ۲۶**) **تقویۃ الایمان** کی ابتدا

میں شرک کی کچھ قسمیں اور اوسکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتیں فلان قسم شرک سے

ہیں اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلیں مقرر کیں ان فصلوں میں جو

کچھ ہے وہ اسی اجمالی بیان کی شرح ہے صفحہ ۷ پر اسی بیان اجمالی میں لکھا جتنی باتیں

اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہیں جو کسیکو مصیبت کے وقت

پکارے وہ مشرک ہوجاتا ہے اسمیں لکھا صفحہ ۱۰ جو کوئی انبیا اولیا کی اس قسم کی

تعظیم کرے مشکل کے وقت انکو پکارے ان باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چاروں طرح کے شرک کا صریح قرآن وحدیث میں ذکر ہے اس لیے

اس باب مین پانچ فصلین کہین انھمین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعوے ہے اور آگے ساری کتاب اسی دعوے کا بیان وثبوت اب یہ دعوے تو یاد رکھیے کہ جو کوئی انبیا و اولیا کو پکارے وہ مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلون مین اسکا بیان سنیے صلا اللہ سے زبردست کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہین پہنچا سکتے محض بے انصافی ہے کہ ایسے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگونکو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا و انبیا علیہم افضل الصلاۃ والثنا کو ناکارے لوگ کہا یہ اونکی جناب مین کیسی گستاخی نہین کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخی کفر خالص نہین جسکی تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ مین ہے (کفریہ ۲۷) تقویۃ الایمان پہلی فصل مین اسی دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو پکارنا شرک ہے) ثبوت سنیے صلا ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اوسنے ہمکو پیدا کیا تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اوسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے مسلمانو ایمان سے کہنا حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے کی زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دلمین رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اور اپنے طائفے کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ ان مین کوئی ایسا بھی نہ رہا جسکے دلمین دانہ خردل کے برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اوسی کچھ کام نہونا بہت ٹھیک ہی کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب مین اون کا ماننا ہی روا نہین بلکہ کفر ہے تو دین تو یون گیا اور دنیا جوایسون

کی غایت مرام و مبلغ علم ہے اسمین کسی نبی کی سرکار سے ٹکا مہینہ جمعہ کی روٹی ملنی
کی بھی امید نہین تو ازال دنیا کے ایسے کمانے والے پوتون کو انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث (کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیسن ہے
نیز خبیث صراط مستقیم بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض
از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال
آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندین مرتبہ بدتر از استغراق
در صورت گاو و خر خود است کہ خیال آن با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان می چسپد
بخلاف خیال گاو و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود
و این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد مسلمانو مسلمانو
خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلمون کو غور کرو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کی طرف نماز مین خیال لیجانا ظلمت بالائے ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی
کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی برا ہے اپنے بیل یا گدھے
کے تصور مین ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان واقعی رنڈی نے تو دل
نہ دکھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہنچایا پہنچایا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم مین وخاتم النبیین پڑھکر تازی نبوتون کا
دریا چلایا اون کا خیال آ کیون نہ قہر ہو اون کی طرف سے دل مین کیون
نہ زہر ہو مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان و قلم سے
نکلنے کا ہے حاش للہ دیوبندیون پنڈتون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی
کتابین دیکھو جو اونھون نے ہمارے اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہین شاید

کفریہ ۲۸ و ۲۹

انھین بھی اسکی نظیر نہ پاؤ گے کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمھارے پیارے نبی تمھارے
رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت لکھے ہون کہ انھین موغندہ دنیا کا [illegible]
مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی امامت کا کلیجہ جگر دیکھیے کہ اوسنے کس جگرے سے محمد رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت بیدھڑک یہ صریح سب و دشنام کے
لفظ لکھدیے اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا
اصلا اندیشہ نہ کیا مسلمانو کیا ان گالیون کی محمد رسول اللہ کو اطلاع
نہ ہوئی یا مطلع ہوکر اونھین ایذا نہ پہنچی ہان ہان واللہ واللہ اونھین اطلاع
ہوئی واللہ واللہ اونھین ایذا پہنچی واللہ واللہ جو اونھین ایذا دے اوسپر دنیا و
آخرت مین اللہ جبار قہار کی لعنت اوسکے لیے سختی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت
ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد
لہم عذابا مہینا ترجمہ بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اوسکے رسول
کو اونپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا و آخرت مین اور اونکے لیے تیار رکھا ہی ذلت والا
عذاب آیت والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم
ترجمہ جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو اون کے لیے دکھ کی مار ہے مسلمانو
بھلا ان شتمیون کا ایمان دیکھیے یا ان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر اسلام کے [illegible]
[illegible] کچھ دیکھتے کچھ سنتے نہ ایسا اور پھر وہ ویسا ہی امام کا امام یہ آدمی کے جیسے [illegible]
غلام [illegible] اللہ [illegible] اسلام کا نام مسلمان وہ ہین جنھین قرآن عظیم فرماتا ہے
آیت لا تجد قوما یؤمنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ
ورسولہ ولو کانوا آباءہم او ابناءہم او اخوانہم او

ف اور اونکی شان اقدس مین گستاخی کفر جسکی مبارک مقدس نور تفصیل شفا شریف اور اوسکی شروح مین ہے ۱۲ سل السیوف

عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبہم الایمان وایدھم بروح منہ

ترجمہ تو نپائیگا اون لوگون کو جو مانتے ہین اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت کرین اوس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اوسکے رسول سے اگرچہ وہ اون کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون یہ لوگ ہین کہ نقش کردیا اللہ نے اون کے دلون مین ایمان اور مدد فرمائی اونکی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پرنور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت سویداے دل کے اندر جماؤ جو اون کی جناب عالم مآب مین گستاخی کرے اگر تمھارا باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان وصد ہزار دل اوس سے تبری کرو تحاشی کرو اوسکے سایہ سے نفرت کرو اوسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا تمھین اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے وا ے بے انصافی اگر کوئی تمھارے باپ کو گالی دے تو اوسکے خون کے پیاسے رہو صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نکل جاؤ وہان نہ اولین نکالو نہ سیدھی بات ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ کچھ سنو اور آنکھ میلی نہ کرو بلکہ اوسکی امامت و پیشوائی کا دم بھرو دلی جانو امام مانو جو اوسے برا کہے اولٹی اوسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات مین سوسو طرح کے پیچ نکالو رنگ رنگ کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اوسکی بگڑی سنبھالو اوسکی حمایت مین عظمت مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسیکا نام ہے ع اے راہ و پشت منزل ہشدار کہ مزہ یہ ہے کہ وہ خود تمھاری ساری بناؤ ٹونکا دبا جلا گیا تقویۃ الایمان

یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی کا بولے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجے معما او

پہیلی بولنے کی اور جگہ مین کوئی شخص اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اسکے واسطے

دوست آشنا ہین نہ باپ اور بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی مین کوئی دلیل

کی جگہ بھی نہین مین جانتا ہون تم یون نہ سمجھوگے ذرا اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھ کر دیکھو اور آنکھیں

بند کر کے بہ نگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان

گدھے کے سے ہین تیری ناک سجو کی سی ہے تو کیا اوسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادتمند

نجدی اوٹھ کر اپنے بد لگام ممنوعی امام کی نسبت کہے کہ اون کی آواز لطیف گتی کے

بھونکنے سے مشابہ تھی اونکا ذہن شریف سوئر کی تھوتھنی سے ملتا تھا تو تم اوسے کیسا

سمجھوگے کیا اپنے طائفے مین رکھوگے یا بسبب گستاخی پیشوا اوذات سے باہر کردوگے

اب یقینا ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بد دین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ ملعون کلمات لکھے انھوں نے ہمارے اسلامی دلوں پر خنجر سے زیادہ کام کیا پھر بھی اپنے پیچھے پکے اسلامی گروہ میں کیونکر داخل رہ سکتے ہیں ذرا تم بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے ہو نظیر ہیں انہیں صرف تشبیہ پر قناعت کی ہے یا تو جب نری تشبیہ ایسی ہے تو بدرجہا بدتر بتانے میں مسلمانوں کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس پاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن) یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا اس شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہنچائیگا اقول الحمد للہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے کسی کافر یا کافر منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھویں رات کے چاند کا چمکنا تو کہیں کتوں کے بھونکنے سے کم

[illegible]

ے مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ہر کسے بر خلقت خود می تند ۔ اس شخص کے
نزدیک نماز مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا خیال آنا موجب
شرک ہے کہ وہ جب آئیگا عظمت کے ساتھ آئیگا گر دا اللہ العظیم کہ شریعت رب
العرش الکریم مین نماز سے اونکے خیال با عظمت وجلال کے ناقص ہے اس سے کہو
کہ اپنے شریکون کو جمع کرے اور قہر والے عرش کے مالک سے لڑائی دے کہ
تونے کیون ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر التحیات واجب
کی اور اسمین السلام علیک یہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان محمدا عبدہ
ورسولہ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمانو کیا ان کے پڑھنے کا حکم محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال کرنے کا حکم نہوا بیشک ہوا
اور واقعی انکا خیال مسلمان کے دلمین جب آئیگا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا
کہ اسکا تصور انکے پاک مبارک تصور کو لازم بیّن بمعنے الاخص ہے اور عرض سلام
تو خاص بغرض ذکر واکرام ہی ہے تو یہان نہ صرف اونکے خیال بلکہ خاص نماز
مین اونکے ذکر وتکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنافقین لا یعلمون احیاء
العلوم مطبع لکھنو ج ۱ ص ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ
التحیات مین نبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو اپنے دل مین حاضر کر اور حضور کی صورت
پاک کا تصور باندھ اور عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میزان امام شعرانی مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۳۹ اوقفنا سمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ
تعالے یقول انما امر الشارع المصلے بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لایفارق حضرۃ اللہ تعالی ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ

ترجمہ میں نے اپنے سردار علی خواص رحمہ اللہ تعالی کو فرماتے سنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اس لیے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انھیں آگاہ فرمادیں کہ اس حاضری میں اپنے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھیں جیسے کہ حضور کبھی اللہ تعالی کے دربار سے جدا نہیں ہوتے پس بالمشافہہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام عرض کریں حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی

صفحہ ۱۲۱ ثم اختار بعد السلام علی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تنویہا بذکرہ و اثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات میں نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اونکا ذکر پاک بلند کرنے اور انکی رسالت کا اقرار ثابت اور اون کے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے میں اوسے مواہب لدنیہ وغیرہا ائمہ کی کتب سے نقل کروں اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدوں کے امام آخر زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سناؤں کہ یہ ادنیر اشد وسخت تر ہے

مسک الختام نواب بھوپال مقام صفحہ ۲۴۴ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصا در حالت عبادات وی نورا وانکشاف درین محل بیشتر وقوی ترست وبعضے از عرفاقدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر

موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر ست

پس مصلی باید که ازین معنی آگاه باشد وازین شهود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت

منور وفائز گردد آرے ۵ در راه عشق مرحلهٔ قرب وبعد نیست ٭ می بینمت عیان و دعا می فرستمت ٭

اس عبارت مین نواب بہادر فرماتے شرکون کے انبار لگا گئے اول نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر عبادت مین مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات مین موجود وحاضر ہین دو شرک نماز جسمانی مین نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدہ سے ہرگز غافل نہو تاکہ قرب الہی پائے تین شرک مگر یہ کہیے کہ اگلی سلطنتون مین بڑے لوگون کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ وہابیہ سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہین ولا حول ولا قوة الا باللہ العلی العظیم اسطرح ہم پر وعلی عباد اللہ الصالحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال ان امور مین سبکو شامل مسئلہ نو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہین اور حضرت امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد و تکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال با عظمت وجلال سے انفکاک کیونکر ممکن مسئلہ نو ہر رکعت مین الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام ومنفرد پر واجب اور ان غیر مقلد وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے ان سے کہو اسمین صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ نکال ڈالین یعنے راہ اون کی جنپر تونے انعام کیا جاتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو وہ کون ہین اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ترجمہ جنپر خدانے انعام کیا وہ انبیا اور صدیق اور

ص ۷۵ سے المہند دیکھو ۱ میزان الشعرانی در صحیفہ ۱۲

اور شہدا اور نیک لوگ ہیں۔ جب صراط الذین انعمت علیہم پڑھ کر اونکی راہ مانگی
جائیگی ضرور عظمت کے ساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ اسکے نزدیک شرک ہے تو الحمد ہی سے اس شرک
کے دور کرنیکی کوشش کریں صرف غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھیں کہ
انبیاء و صدیقین کی جگہ نماز میں یہود و نصاریٰ کی یادگار تو ہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی
رکھنے کے قابل نہیں کہ حدیث میں اوس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابوبکر
و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مراد لیے گئے ہیں فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی

مطبوع مصر ص ۱۹ تحت الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم و صاحباہ مسلمانو میں لفظ الحمد کو کہتا ہوں ... ایک ایک سورۂ قرآن
عظیم کی کسی سورت کا نماز میں تلاوت کرنا اسی باقی شرک سے نہ بچیگا جن سورتوں میں حضور
پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام یا ملائکہ کرام یا صحابۂ
کبار یا مہاجرین و انصار یا تابعین و محبین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفیں ہیں انکا
تو کہنا ہی کیا ہے یوہیں وہ بھی جنمیں حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والثناء کے قصص مذکور ہیں کہ
اونکا تصور بھی آئیگا عظمت ہی سے آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے الحمد سے والناس ہی کی
سورتیں حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی
اور کچھ نہو تو کم سے کم حضور سے خطاب ہونگے جیسے چاروں قل جنت میں لکھا ہو حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اوسکی تلاوت میں ضرور
خیال جائیگا کہ یہ ہمارے شعائر اللہ عزوجل کہ کیسا [illegible]
غضب الٰہی کسکی جناب میں گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے بالکل شرک ہے
اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صراحۃ ذکر نہیں تو کعبہ معظمہ کا ذکر

ہے اور وہ بھی بکمال تعظیم کے ساتھ اپنی ربوبیت کو اوسکی طرف اضافت فرمایا اور کیا تصور سے عظمت آئیگا بالخصوص ہر صرف سورہ تکاثر اس عالمگیر وبا سے بچنکی باقی تاہم وکمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی پھر تکاثر بھی بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اسے بھی نجات نہین کہ مقابر وجحیم واموال وغیرہ کا خیال اوسمین بھی رکھا ہوا ہے بہ عظمت کے ساتھ نہ آگر خیال انبیا واولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گاؤ خر کی قباحت مین تو شریک ہوگا تف ہزار تف اپنے ناپاک اختراع پر مسلمانو مین صرف نماز ہی مین گفتگو کرتا ہون نہین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہے کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت مین شرک روا ہے حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نعت اون کے ذکر اون کی یاد اونکی تعظیم اون کی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت سے تصور عظمت سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس چوپائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظر یہ وجہ قبیح غو اقبح القبائح ومجموعہ صدہا کفریات وفضائح ہے مسلمانو تم نے دیکھا کیسی خبیث وناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوے اسلام باقی ہے سبحن اللہ یہ موبنھ اور یہ دعوے۔ رب انی اعوذ بک من همزات الشیطین و اعوذ بک رب ان یحضرون ۰

تنبیہ میں نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح میں ذرا اپنے قلم کو وسعت دی کہ
یہ مقام اُس شخص کی اشد شقاوت کا تھا اور میں نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہاں کلام کو
کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد
مجھ اوسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہیں کہ طول وجہ ملال ہو مگر اجمالاً
اتنا اور سُن لیجیے کہ اُسکے حصے میں جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم سات
کلیات کفر یا نسخے ہیں (۱) جا بجا قرآن عظیم ایک بات فرماتے اور یہ صاف اوسے
غلط و باطل کہہ جاتے **شفا شریف** صـ۳۶۲ **معین الاحکام** امام
علاء الدین علی طرابلسی حنفی مطبع مصر صـ۲۲۹ من استخف بالقرآن او بشئ منہ او جحدہ او کذب
بشئ منہ او اثبت ما نفاہ او نفی ما اثبتہ علی علم منہ بذلک او شک فی شئ من ذلک فھو
کافر عند اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی
یا اُسکا انکار یا اوسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات
یا جسکا اثبات فرمایا اُسکی نفی کرے دانستہ یا اُسمیں کسیطرح کا شک لائے وہ باجماع
تمام علما کے کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم میں جا بجا شرک موجود (۳)
اسکے نزدیک انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوئے (۴)
یونہیں حضرات ملٰئکۂ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور
پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتوں کو یہ صاف صاف
شرک بتاتا ہے وہ اسکے اکابر مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور اونکے والد ماجد
شاہ ولی اللہ اور اونکے والد شاہ عبد الرحیم اور ان سبکے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب
کی تصنیفات و تحریرات میں اُبلی گھلی پھر رہی ہیں تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب

مشرک تھے پھر یہ اونھین امام وپیشوا و ولی خدا کہتا ہے اور بڑھی لمبی چوڑی تعریفون سے
یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا پیم اقراری کفر یہ ہوا
(۷) کھلے شرکون کے بھاری تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض
کی طرح پھیلے ہین ایک بات اس کتاب مین کفر دوسری مین ایمان یہان شرک
وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفریہ ہے ہین ان سب کی پوری تفصیل کرون
تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین تک چار کلیے کے لیے بکثرت
جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **اکمال الطامہ علے شرك سوے**
بالامور العامہ مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالہ کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا
یہان بطور نمونہ ساتون کلیے کی طرف ایک ایک مثال لکھون (**کفریہ ۲۳**) اللہ
عزوجل فرماتا ہے تلك الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العلمون ٥
ترجمہ ہم یہ کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور اونکی سمجھ نہین مگر
عالمون کو۔ یہ شخص غیر مقلدی اور دین الٰہی مین ہرگونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے
کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین **تقویۃ**
الایمان صـ ۳ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ و رسول کا کلام سمجھنا
بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے اھ ملخصًا لطف یہ کہ اپنے
اس گڑھی مطلب پر دلیل لایا آیۂ کریمہ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا
منہم یتلوا علیہم ایٰتہ ویزکیہم ویعلمھم الکتب والحکمۃ سے اور خود ہی اوسکا
ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جس نے کھڑا کیا ناداںون مین ایک رسول انہین مین سے

پڑھتا ہی اوپر آیتین اوسکی اور پاک کرتا ہے اونکو اور سکھاتا ہی کتاب اور عقل کی
باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہی
تو نبی کے سکھانیکی کیا حاجت تھی سبحٰن اللہ رد واللہ ودا تو خود سمجھ لین اور صحابۂ
کرام سکھانیکے محتاج الکفریہ ۱۳۱ و ۲۳۲ تقویۃ الایمان صہ ۱ روزی
کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار دینا حاجتین
بر لانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے اور کسی
انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اوس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اوسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا
ہی پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامون کی طاقت اونکو خود بخود ہی خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے
اونکو قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصًا کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ
جو کسیکو قادر بالذات و متصرف بالاستقلال سمجھے مشرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یون
مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام
مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صہ شرک لوگون مین
بہت پھیل رہا ہی اور اصل توحید نایاب صہ ۲ سو پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا
کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نہ رہا لہذا یہ عام جبر دستی حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ
یون کہ اللہ نے اونکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہے اب غور کیجیے کہ اس
ناپاک و ملعون قول پر انبیا و ملئکہ سے لیکر اللہ و رسول تک اور اوسکے پیشواؤن سے
لیکر خود اس ظلوم و جہول تک کوئی بھی حکم شرک سے نہ بچا آیت اغنٰہم
اللہ و رسولہ من فضلہ ترجمہ اونھین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے

اپنے فضل سے آیت وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی ترجمہ اور چنگے
تندرست کرتا ہے مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ
قرآن عظیم کے شرک ہیں اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات نہ دیگا
کہ تندرست کر دینے کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند
کے نزدیک شرک ہوا کفریہ ۳۳ (۳۳) آیت ابرئ الاکمہ والابرص
واحی الموتی باذن اللہ ترجمہ عیسی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا میں مادر زاد
اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہوں اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے)
یہ معاذ اللہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام کا شرک ہوا کفریہ ۴۳ تا ۳۸ (۳۸)
آیت واذ قلنا للملئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ترجمہ
اور جب ہمنے فرشتوں سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب سجدے میں گرے سوا
ابلیس کے آیت ورفع ابویہ علی العرش وخروا لہ سجدا ترجمہ
یوسف نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف کے لیے سجدے
میں گرے) یہ (خاک بدہن گستاخان) اللہ تعالی اور ملئکہ و آدم و یعقوب و یوسف
علیہم الصلاۃ والسلام سب کا شرک ہوا اللہ نے حکم دیا ملئکہ نے سجدہ کیا آدم راضی ہوئے
یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان صلا جو کوئی کسی پیغمبر کو سجدہ کرے
اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یوں سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یوں سمجھے
کہ اونکی اسطرح کی تعظیم سے اللہ خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصا صہ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو اللہ سے چھوٹا ہی سمجھے اور اوسیکا مخلوق اور بندہ
اور اسبات میں انبیا اور شیطان اور بھوت میں کچھ فرق نہیں اھ ملخصا یوں تو

بلفظہ ۳۳

بلفظہ ۳۸ تا ۴۱

اس گمراہ کا اُستاد شفیق شیطان لعین بھی چھار ہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا مگر وہ
شرک کے پاس نہ گیا اور یہاں النسخ کا جھگڑا پیش کرنا محض جہالت شرک کسی شریعت
مین حلال نہین ہو سکتا کبھی ممکن نہین کہ اللہ تعالی شرک کا حکم دے اگرچہ اوسے
پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث حضور پرنور سید المرسلین
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین انہ کان فقیرا فاغناہ اللہ ورسولہ (ترجمہ ابن
جمیل فقیر تھا اوسے اللہ اور اللہ کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث صحیح بخاری
مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص ۱۹۸ مین ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ہے حدیث
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل و علا سے عرض کرتے ہین اللھم
انی احرم ما بین جبلیہا مثل ما حرم بہ ابرٰہیم علیہ الصلاۃ والسلام مکۃ ترجمہ الٰہی
مین دونون کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہون مثل اوسکے جیسے ابرٰہیم
علیہ الصلاۃ والسلام نے مکہ کو حرم بنایا صحیح بخاری ج ۱ ص ۴۵۱ صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۱ واللفظ لہ عن انس رضی اللہ تعالی عنہ حدیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم فرماتے ہین ان ابرٰہیم حرم مکۃ وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیہا لا یقطع عضاہہا
ولا یصاد صیدہا ترجمہ بیشک ابرٰہیم نے مکہ کو حرم بنایا اور مین نے مدینے کو
حرم کیا نہ کاٹے جائین اوسکی ببولین اور نہ پکڑا جائے اوسکا شکار صحیح مسلم ج ۱
ص ۴۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما اس مطلب کی حدیثین صحاح وسنن
ومسانید وغیرہا مین بکثرت ہین جنمین حضور سید العلمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے صاف وصریح حکم فرما دیا کہ مدینہ طیبہ اور اوس کے گرد و پیش کے جنگل
کا وہی ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اوسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ وشافعیہ

وحنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ
اس باب میں اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ
میں مع نظر کو بگفتہ ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اسمین ہے کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے تو حرم مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیئے تقویۃ الایمان ۵۸ گردوپیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان شکار
نہ کرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنی عبادت کے لیے بنائے ہیں پھر جو کوئی کسی
پیغمبر یا بھوت کے مکانوں کے گردوپیش کے جنگل کا ادب کرے اسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہیں یا یون کہ اونکی اس تعظیم سے اللہ
خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصًا جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری
کوشش اسمین تھی کہ اللہ اور رسول کو بھی مشرک کہنے سے نچھوڑے تف ہزار تف
بر روے بیدینان (کفریہ ۱۳۴ تا ۱۳۶) تفسیر عزیزی پارۂ عم شاہ
عبد العزیز صاحب مطبوعہ بمبئی صہ ۱۱۳ بعضے از اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل وارشاد
بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ اند واستغراق
آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد واویسیان تحصیل
کمالات باطنی از انہا مینمایند وارباب حاجات ومطالب حل مشکلات خود از انہا
می طلبند ومی یابند وزبان حال آنہا دراں وقت ہم مترنم باینمقال ست ع
من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ع یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب
ہمہ تن شرارت پر معاذ اللہ سراپا شرک جلی سے ملوث ہے اولیاء کرام کا دنیا مین تصرف
بعد انتقال بھی اونکا تعلق باقی رہنا اونکے علوم کی وسعت کہ ادھر بھی مستغرق رہین

بھی خبر رکھتین اولیا کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناصب عالیہ تکمیل تک
پہنچانا حاجتمندون کا اپنی حاجتین اونکی پاک روحون سے طلب کرنا اونکا حل مشکل فرمانا
نواب بہادر کی عبارت مین تو نہین ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام مین
المضاعف ہین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملک ملک
الکلام رکفریہ ۴۷ تا ۴۹ تحفہ اثنا عشریہ حضرت ممدوح ص ۳۹۶ و ص ۳۹۰
حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ اور تمام امت برمثال مریدان و مرشدان می پرستند
وامور تکوینیہ را بایشان وابستہ میدانند وفاتحہ و درود و صدقات و نذر بنام
ایشان رائج ومعمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است وہابی
صاحبو یہ بھی اکٹھے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے
کتنے بڑے شرک پسند شرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کارخانہ
عالم کو دامن ہمت حضرت مشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ
مانتے اور پیرون کیطرح اون سبکی پرستش اور اونکے اور تمام اولیا کے نام کی نذریت
جائز جانتے اور نہ آپ ہی تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ العظیم بلا وہین سانتے ہین
اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے
تقویۃ الایمان ص۸ پیغمبر خدا کے وقت مین کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے برابر نہین
جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے مقابل کی طاقت
ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور اونکو اپنا وکیل
و سفارشی سمجھنا یہی اونکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ
کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہے پانچوین فصل شرک فی العادۃ کا

برائی کے بیان مین لکھا ہے پیر پرست اپنے نیئین کھلوانا محض بیجا ہے اور نہایت درجی
رکفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ
سے ظاہر کہ وہ خود اور انکے بارہ اساتذہ حدیث و پیران سلسلہ نادعلیا مظہر العجائب
تجدہ عوناً لک فی النوائب کل ہم وغم سینجلی بولایتک یا علی یا علی یا علی
کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی ذات پاک سے وہ خوارق
و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو انھین ہا اکریگا تو انھین
مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا ہے آپکی ولایت
سے یا علی یا علی یا علی الحمدللہ ان شاہ صاحب اور انکے پیرون استاذون نے
تو شرک کا پانی سر سے تیر کردیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین مصیبت مین علی
علی کے پکارنیکا حکم ایک شرک انھین مصیبتون مین مددگار ماننا دو شرک یا علی یا علی یا علی
کے لیے باندھ دینا تین شرک۔ جسے اس نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل دیکھنی ہو فقیر کے رسائل
انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار و حیاۃ الموات فی بیان
سماع الاموات و انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ و الامن
و العلی لنا عنی المصطفیٰ بدافع البلاء وغیرہا مطالعہ کرے رکفریہ ۵۳ تا ۵۵)
تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت و خداوند دولت مرجع و منتہی و مفزع و ملجا و سید و مولیٰ جناب
شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب ستم ۹۰ خواجہ محمد اشرف ورزش نسبت
رابطہ از نوشتہ بودند کہ بجدی استیلا یافتہ است کہ در صلوات آنرا مسجود خود میبیند و می بینند اگر فرضاً نفی
نفی نمیکرد ومحبت طوارا بیند دولت تمنائے طلاب است از ہزاران یکے را گر بدہند حقا این
معاملہ مستعد تام المناسبۃ است یعنی کہ بادنیٰ صحبت شیخ مقتدا جمیع کمالات اورا

جذب نماید رابطہ را چرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ است نہ مسجود لہ چرا محاریب و مساجد را
نفی نکنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر است تا در جمیع احوال صاحب رابطہ را
متوسط خود دانند و در جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ بیدولت کہ خود را
مستغنی دانند و قبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند و معاملہ خود را برہم زنند یہان
بھی ہین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے باٹون سے ہزار ہزار من کا مرید نے لکھا کہ
تصور شیخ اسقدر غالب ہے کہ نمازون مین اوسکو اپنا مسجود جانتا ہے صورت شیخ ہی
کو سجدہ نظر آتا ہے جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندونکو ملتی ہے طالبان
حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال مین
شیخ کو اپنا متوسط جانو دو شرک نماز وغیرہ بہ حال وہر وقتون مین پیر کیطرف متوجہ ہو تین
شرک آپ یاد کرا پنا وہ کفری بول کہ نماز مین پیر وغیرہ یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کیطرف خیال لیجانا چنین وچنان ہے اور تیجہ شرک نماز مین آپلیجانا کہ
وہ بے سعادت کون ہے جسے جناب مجدد صاحب بیدولت وتباہ کار بتاتا ہے یہان ان
وہ بھی بیدولت ہے صراط مستقیم مین کہتا ہے صفحہ ۱۴۰ از جملہ اشغال مبتدعہ شغل
برزخ است ا... ہو سے صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالی لہ نے خاص
اس مسئلہ مین ایک نفیس رسالہ مسمی الیاقوتة الواسطة فی قلب عقد الرابطة
لکھا اوسمین جناب شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ ولی اللہ صاحب وشاہ عبدالرحیم صاحب وحضرت
کے بہت کلمات اور ائمہ کرام وعلماے عظام کے تبیل نشاوات سے اس شغل کا جواز
ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ سب معاذ اللہ عیاذا باللہ ... ہین جناب شیخ
مجدد و شیخ بنایا الکفریہ ۸۶ مکتوبات جناب موصوف مکتوب ۲۱۲

ص۴۸ مخدوما احادیث نبوی علی مصدرہا الصلاۃ والسلام درباب جواز اشارت بسبابہ

بسیار وارد شدہ اند وبعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز درین باب آمدہ ص۴۹ وغیر

ظاہر مذہب ست وانچہ امام محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالے

علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی علیہ وعلی آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول

ابی حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہما از روایات نوادرست نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف

المشایخ فیہ منہم من قال لا یشیر ومنہم من قال یشیر وقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام

ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت واقع شدہ باشد وبر کراہت اشارت فتوے

دادہ باشند ما مقلدان را نمیرسد کہ بمقتضاے احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم

مرتکب این امر از حنفیہ یا علماے مجتہدین علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید

یا انکار وکراہتہا بمقتضاے آراے خود برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسدست

تجویز نہ کند آنرا اگر سفیہ یا معاند ظاہر اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت

سنت علماے ما تقدم شدہ ص۵۰ احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ

وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام ص۱۵۱

اگر گویند کہ علماے حنفیہ بر جواز اشارت نیز فتوی دادہ اند گوییم ترجیح عدم جواز راست اھ

ملخصًا اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانون سے ٹینٹ آنکھون سے جالے ہٹا کر یہ دھوم

دھامی عبارت سنین اور اسکے تیور دیکھین جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ

دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہین اور وہ

حدیثین معروف ومشہور ہین مگر ہمارے یہان اصول مذہب مین اشارہ کا ذکر نہین اور

ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے ہماری فقہ مین مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہم احادیث

مطابق عمل کرنا جائز نہین معاذ اللہ اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہیے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہین مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے جواب مین اپنے مولویان کی سنت پیش کرتے ہین اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے اوسے بیقفل ہٹ دھرم بناتے ہین مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی مین متفق علیہا نہین آپ ہی اقرار فرماتے ہین کہ مشایخ مذہب کو اختلاف ہی جواز استحباب وسنیت اشارہ کے بھی قائل ہوئے یہانتک کہ ائمہ کا فتوے بھی حنفیون کے موافق موجود تھی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے اور فرماتے ہین یہی مذہب میرا اور امام ابو حنیفہ کا ہے مگر از انجا کہ یہ روایت نوادر کی ہے اسپر بھی نظر نہ ہوگی نہ اختلاف مشایخ و فتوی پر لحاظ ہوگا صرف اسلئے کہ ظاہر الروایۃ مین ذکر نہ آیا حرمت مرتج اور اُسکے خلاف صحیح و مشہور حدیثوں پر ہمین عمل نہین پہنچتا ایمان سے کہنا ایمانِ ترک تقلید کا کہین سمہ بھی لگا رہا اب تقشس مذکور کے جبروتی احکام سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت نبوی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا جلی کٹی بے نقط سناتا ہی تقویۃ

الایمان صـ۴۳ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول کے فرمانے سے مقدم سمجھے

حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتوں سے شرک ثابت ہوتا ہی

صـ۱ و ۴۳ اس زمانہ مین دین کی باتین لوگ کتنی راہین چلتے ہین کوئی پہلو نکی رسمون کو

کوئی مولویون کی باتونکو جو اونھون نے اپنے ذہن کی تیزی سے نکالین سند پکڑتے

ہین صہ۴ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہی کہ اوسکے سواے کسیکی راہ نہ پکڑے

صہ۵ اسیطرحکی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا و رسول کے کلام کو چھوڑ کر غلط

غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے

تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع

الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف

قول الامام المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون

کہ ایک شخص کی تقلید کو یہ رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر

صریح حدیثین پا سکے اسپر بھی امام کا قول نہ چھوڑے تو اوسمین شرک کا میل ہی تنویر

العینین اتباع شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ

والکتاب ویأول الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم

لا یخافون من مثل ہذا الاتباع بل یخیفون تارکہ فما احق ہذہ الایۃ فی جوابہم

وکیف اخاف ما اشرکتم ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام

کی پیروی کہ اوسکی بات کی سند پکڑے اگرچہ اوسکے خلاف حدیث وکتاب سے دلیلین

ثابت ہون اور اونھین اوس قول کی طرف پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہی اور شرک

مین کا حصہ اور تعجب کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اوسکے چھوڑنے

والیکو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اون کے جواب مین کہ مین کیونکر

ڈرون اوس سے جسے تمنے اللہ کا شریک بنایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اوسکو

اللہ کا شریک ٹھہرایا) افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ

مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند پیدا ہونیوالے ہین جو ہماری معرفت وولایت بالاے

طاقت سحر سے اصل ایمان مین خلل بنا دینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بنا دینگے شاہ
ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل مین وہ ہونہار سپوت
اوٹھنے کو ہین جو ہماری پیری مریدی استادی درکنار عیاذاً باللہ کفر و شرک سے قبر یا
ہمین سے پیدا ہو کر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹینگے از ماست کہ بر ماست اللہ تعالی گندہ
مچھلی سے بچاتے ع بدنام کنندۂ نکونامے چند ۔ زنانِ باردار گر مار زایند بہ از
طفلے کہ ناہنجار زایند ۔ غرض کہان تک گنیے انبیا و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر
مسلمین تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے چھینٹے پہنچے تھے خاندان دہلی کا ایک
ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا صاحب ابھی ہولی کی پچکاریون مین رنگا ہوا ہے حضرات
وہابیہ سے استفسار کہ اپنی امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب
شیخ مجدد صاحب سبکو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی
امام کو گمراہ بد دین مکفر مسلمین مورد لزوم ہزاران کفر جانوگے مین عبث تشقیق کرتا ہون
بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اوسیکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ
شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اونکا مداح انکا معتقد
اونکا مرید اونکا مقلد اونھین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم
کفر سے کب محفوظ رہ سکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر
ہر طرح لازم رہا کرد کہ نیافت ۔ یہ اوسکی جزا ہے کہ مسلمانونکو محض بیوجہ ناحق ناروا بات بات
پر مشرک کہتا تھا ۔ دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را ۔ چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

کفریہ ۵۷ تا ۶۱ صراط مستقیم صفحہ ۳۶ ائمہ طریقت و اکابر اہل طریق در زمرہ ملئکہ

بلکہ ثابت الامر کہ تدابیر امور از جانب ملاء اعلی ملہم شدہ در اجرائے آن ہمیکوشند سعی و جہد

پس احوال این کرام بر احوال ملئکہ عظام قیاس باید کرد ص۲۶ قطبیت وغوثیت وابدالیت

وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضےٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ہست ودر

سلطنت سلاطین وامارت امراء ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت

مخفی نیست ص۱۲۲ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال و

شہادت میباشند واین کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوے خود

نسبت نمایند مثلا ایشان را میرسد کہ بگویند کہ از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۵۵

درینمقام بعضے خلیفۃ اللہ میباشند خلیفۃ اللہ آنکسے ست کہ براے انصرام جمیع مہام اورا

مقرر کردہ مانند نائب سازند ص۱۳۵ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایۂ کفایت

تربیت خود آوردہ چارچہ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین

صاف صاف تصریحین ہین کہ ملئکہ واولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام بھی

کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہی تمام کام اونکے ہاتھ سے

انصرام پاتے ہین بادشاہون کے بادشاہ بننے امیرون کی امیری پانے مین مولی علی کی

ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اوسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲

مین سن چکے بعض اور لیجیے ص۸ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت

نہین دی ص۲۲ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۹ کسی کام مین نہ بالفعل

اونکو دخل ہی نہ اوسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت

کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اوسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کی برابر

نہ سمجھے اور اوسکے مقابلے کی طاقت اوسکو نہ ثابت کرے الکفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم

ص۱۲۲ دریحالت اطلاع بر امکنۂ افلاک وسیر بعضے مقامات زمین کہ در دیدہ (؟) ایزد جاے

وی بود لطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد ۱۲ براہین قاطعہ

حالات سموات و ملاقات ارواح و ملئکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آنمقام

و دریافت امکنہ آنجا و انکشاف امرے از لوح محفوظ ذکر یا حی قیوم ست الی قولہ

و در سیر گردد در مختارست بالا عرش نماید باز بر آن و در موضع آسمان ہا با یشغال حق تعالی الخ

برای کشف قبور سبوح قدوس رب الملائکۃ والروح مقرر ست ۱۲ براہین کشف

ارواح و ملئکہ و مقامات آنہا و سیر امکنہ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح

محفوظ شغل دورکند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ

خواہد متوجہ شدہ بسیر آنمقام احوال آنجا دریافت کند و با اہل آنمقام ملاقات سازد الخ ۱۲

برای کشف وقائع آئندہ اکابر این طریقہ طرق متعدد نوشتہ اند ۱۲ الغرض باوجود وجاہت

عند اللہ کمال النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد ۱۲ اپنے پیر کو لکھا کشف بعلوم

حکمت انجامید ان ساتوں شرکیات میں صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ مجھی

ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہیں بلکہ زمین کیا آسمانوں کے

مکانات اور ملائکہ و ارواح اور اونکے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبر و نکے اندر کا حال

اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہیں یہانتک کہ عرش فرش سب میں اونکی رسائی ہوتی ہے

حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہیں وہ اپنے اختیار سے زمین و آسمان میں جہان کا

حال چاہیں دریافت کرلیں اور ان سب باتون کے حاصل کرنے کے طریقے خود ہی اس شخص نے

بتائے کہ یون کرو تو یہ رتبے ملجائینگے یہ کشف یہ اختیار بتائینگے اک تقویۃ الایمان

کی یوں چھپے ۲۷ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا میں خواہ قبر میں خواہ آخرت

میں سو انکی حقیقت کسیکو معلوم نہیں نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا ۲۵ ان بانوں

سب بندی بڑے ہون یا چھوٹے یکسان بیخبر ہین اور نادان صفحہ ۵۵ جو کہ

اللہ کی شان ہی اور اوسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اوسمین اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملادے

مثلاً کوئی شخص کہے فلانے درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین

تو اسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ و رسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہی

رسول کو کیا خبر سبحن اللہ وہابیہ تو پیرجی کے ایک ایک مرید کو زمین و آسمان جنت و دوزخ

عرش و فرش کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تینون ملوک و غیرہ

عرش و فرش مین ہر جگہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار مین تھا خود ان پیرجی کو وہ

طریقے معلوم تھے کہ یون کرو تو یہ سب باتین روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد رسول

اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی انجانی یہانتک ہی کہ آسمان کے تارے تو درکنار کیا

دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لین اگر کوئی اونہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتون کی

گنتی جانتے ہین تو اوسنے اونہین اللہ کی شان مین ملادیا وہابیہ تو بندگی کو وہ وسعت تھی

یہان اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی حق فرمایا اللہ عزوجل نے

ما قدروا اللہ حق قدرہٖ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی (تقویۃ الایمان ص ۱۲)

شرک سب عبادت کا نور کھو دینا ہی کشف کا دعوے کرنیوالے اوسمین داخل ہین یعنے جیسے

یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اون کے لیے کشف کا دعوے کرکے شرک مین ڈوبے

کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ہ (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات

امام الطائفہ تھا اتباع و اذناب کہ اوسکے عقائد کو صحیح و حق جانتے اور اوسے امام و پیشوا

مانتے ہین لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہسکتے ہین شرح فقہ اکبر ص ۲۰۱ مجمع الفتاوی

من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر او تکلم بہ مذکر و قبل القوم ذالک کفروا الخ ترجمہ

صفحہ ۵۶

جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اوسپر ہنسے (یعنی راضی ہو اور انکار نکرے) دونون کافر ہو جاتین
اور اگر کوئی واعظ کلمہ کفر بولے اور لوگ اوسے قبول کرین تو سب کافر ہون اعلام
مین ہمارے علمائے اعلام سے کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول ص۳۱ من تلفظ بلفظ
الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من ضحک علیہ واستحسنہ اورضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ
بولے کافر ہوا اسیطرح جو اوسپر ہنسے یا اوسے اچھا سمجھے یا اوسپر راضی ہو کافر ہو جائے
بحر الرائق ج ۵ ص۱۳۲ من حسن کلام اہل الاہواء او قال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان
ذلک کفرا من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بدمذہب کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اوس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہو گیا۔
(الکفریہ ۵۵) ان صاحبوں کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جسے مسلمان کو کسی امام کا مقلد
پائین بیدھڑک اوسے مشرک بنائین بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات فقہیہ مصححہ صحیحہ
انپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہو طرفہ یہ کہ اوس فرقہ محققہ کو ظاہر احادیث ہی پر عمل کا بڑا دعوے
ہے صحیح بخاری ج ۲ ص۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص۵۷ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت
حضور پرنور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء
بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونون
مین ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے
والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص۸۹۳ صحیح مسلم ص۵۷ ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی حدیث لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ و
لیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ جو کسیکو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت مین
ایسا نہو تو اوسکا یہ کہنا اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶

۲۷۔ حلیہ اکذلک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اوسکی مثل

کوئی لفظ کہنا کہ وہ مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) ہین کہنا ہون یہ معنی

خود انھین حدیثون سے ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے تقویۃ الایمان ص۲۴ مشرک ہین الیسے

سے پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا

خود حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد فرمایا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک

تو کہین بدتر ہے شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ ج ۲ صلا و صلہ الوفا

لمسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ من مشایخ بلخ لا یکفر واتفقت ہذہ

المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتی بخلاف قول

الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملخصاً ترجمہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر عمش فرماتے تھے

کافر ہوگیا اور دیگر مشایخ بلخ فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا

شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوے

دینتے تھے اونھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر ص۲۲۱ رجع الکل الی

فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اسی فتوے کیطرف پلٹ آئے اور فرمایا

مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے عالمگیری ج ۲ ص۲۷۸ ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ

مطبع لکھنؤ ج ۴ ص۴۵ فصول عمادی سے حدیقہ ص۱۲۰ و ص۱۵۶ احکام حاشیہ درر غرر

المفتیین ج الکتاب السیر آخر فصل الفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲ ص۳۱۱ قاضیخان

سے بزازیہ ج ۳ ص۳۳۱ ردالمحتار مطبع قسطنطنیہ ج ۳ ص۲۸۲ نہر الفائق وغیرہ سے المختار

للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا

یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوے کیلیے

مختار یہ ہی کہ مسلمان کو اسطرح کا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور اوسکو
کافر نجانے تو کافر نہ ہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اوسے کافر سمجھتا ہی اس بنا پر یون کہا
تو کافر ہوجائیگا درمختار ص۲۳۱ ج۲ شرح وہبانیہ سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتی
ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہی جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ
ج۴ ص۵۱۵ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہی کہ اسے اپنے مذہب مین کافر جانکر کہا
تو کافر ہوگیا مجمع الانہر مطبع استنبول ج۱ ص۶۱۲ھ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدہ
مین ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ پر بھی اس طائفہ تائبہ
پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعًا یقینًا اپنے اعتقاد سے مسلمانونکو مشرک کہتے ہین انکا یہ عقیدہ
اونکی کتب مذہب مین صاف مصرح ہی تو باتفاق مذاہب کثیرہ فقہائے کرام انجناب کفر سے مفر نہین

[illegible]

كذلك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لو كانوا يعلمون ○

تذییل جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اوسکے امام کے کفری اقوال ور اوسپر کتب ائمہ دین سے احکام کفر و اشد الضلال تھے جسکا شمار بجا ہر ستر کفریات تک پہنچا اور حقیقۃً دیکھیے تو ہشیار رہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفر یون کے کلمات ہین ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یونہین کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع کفریات کثیرہ ہے ستر کیا ایمین سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایے تو اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ ستر ستر ہزار کفریات ٹھہرایے اور کیون نہو کہ وہان عمر بھی یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب ایسی ہین گنوایا تھا مشقین پڑھی تھین مہارتین بڑھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بول جانا وہان کیا بات تھی یہان قصد استیعاب آب ریاپیودن و دانہاے ریگ شمردن کے قبیل سے ہے لہذا اسطرف سے عطف عنان کیجیے اور انکے اقوال خاصہ پر خاک ذلت ڈالکر بہت مشایخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے تمام طوائف سابقہ و لاحقہ کا ایک کفریہ عامہ قدیمہ سن لیجیے کہ انھین کافر کہنا فقہاً واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبد الوہاب نجدی ہین ابن عبد الوہاب انکا معلم اول تھا اوسنے کتاب التوحید لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ گستاخی و بے ادبی و شرارت و ظلم و قتل و غارت کا اوٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقہ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کی ذو الفقار کافر شکار سے دار البوار کا رستہ لیا

جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہ ہونگے جب اونکا ایک گروہ
ہلاک ہوگا دوسرا سر اوٹھائیگا یہانتک کہ اونکا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا حسب
اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اوٹھایا کی تیرھوین صدی کے شروع
مین اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئے جنکا پیشوا الشیخ نجدی تھا
اوسیکا مذہب اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اوسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان
یہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم
ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا بھر مین وہی
موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر ردالمحتار ص ۳۰۹ ج ۳ ویکفرون اصحاب
نبینا صلے اللہ تعالی علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان
لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ
کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا
ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم
وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص ہے
اون خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم
پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے کہ جنپر خروج کرین انھین اپنے عقیدے
مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانہ مین عبد الوہاب کے پیرؤن سے واقع ہوا جنھون نے نجد سے
نکلکر حرمین شریفین پر تغلب کیا اپنے آپکو حنبلی بتاتے تھے مگر اونکا مذہب یہ کہ صرف

وہی مسلمان ہین اور جو اُنکے خلاف مذہب ہین مشرک ہین اسی بنا پر اُنھون نے
اہلسنت و علماے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرا لیا یہانتک کہ اللہ عزوجل نے
اونکی شوکت توڑی اون کے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو اونپر فتح دی سنہ ۱۲۳۳ھ
بارہ سو تینتیس ہجری مین ام یہانسے تو انکی اصل نسل مذہب و مشرب معلوم ہو لیے

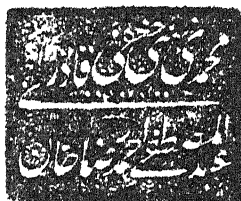
اب علماے کرام سے انکا حکم سنیے بزازیہ جلد ۳ صفحہ ۳۱۸ یجب اکفار الخوارج فی اکفارھم جمیع الامۃ
سواہم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہی اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو
کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انمین آجکی نہین بلکہ ہمیشہ سے ان کے اگلے پچھلے
سب اسی مرض مین گرفتار تھے جبھی مشایخ مذہب رحمہم اللہ تعالی نے انھین کافر جانا
اور انکی تکفیر کو فرض و واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ عبدالعزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام کے
موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۳۳ محاربت حضرت

مرتضی اگر از راہ عداوت و بغض ست نزد اہلسنت کافرست بالاجماع و ہمین ست مذہب ایشان
در حق خوارج بالجملہ ماہ نیم ماہ و مہر نیمروز کیطرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ

یعنی وہابیہ اسمٰعیلیہ اور اسکے امام نافرجام پر بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر
لازم اور بلاشبہ جماہیر فقہائے کرام واصحاب فتوے اکابر واعلام کی تصریحات واضحہ
پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح
توبہ ورجوع اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض وواجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام
احتیاط میں اکفار سے کف لسان ماخوذ ومختار ومرضی ومناسب واللہ سبحنہ وتعالی اعلم
وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرہ جمادی الآخرہ
روز مبارک جمعہ فاخرہ ۱۳۱۲ھ ہجریہ طاہرہ کو بدر سماختام اور بلحاظ تاریخ الکوکبۃ
الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ ۱۳۱۲ نام ہوا نسأل اللہ تعالی
ان یہدینا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق بعظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ
الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالی علی سیدنا ومولانا محمد
سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ واہلہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفے النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود اولاً عامۂ مسلمین برادران دین پر اظہار مبین کہ
مذہب وہابیہ ایسی ضلالتوں پر مشتمل اور اونکا امام الطائفہ ایسی شناعتوں کا موجد
و قائل ثانیاً کبرائے وہابیہ پر عرض ہے کہ خوف خدا کرو دیکھو کیسے کو امام بناتے
ہو اندھیری رات میں کس مغفل میں کے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہو
دم کے دم میں سویرا ہے ع بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ۔ کہ باکہ باختہ
عشق در شب دیجور ۔ غصے سے کام نہیں چلتا بگڑنے سے مذہب نہیں سنبھلتا
انما اعظکم بواحدۃ اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت
جاہلیت سے جدا ہو کر للہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابوں کے نشان
صفحات بتا دیے ہیں جس میں شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر بنگاہ انصاف میں
تمھارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہوں تو خدا سے ڈرو کفریات
و ضلالات پر اصرار نہ کرو مجددین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے
تو کیوں پیچ و تاب ہی میں گم ہو میدان اظہار حق سے کیوں خائف و ترساں
آدمی بنکر اور کی سنی اپنی کہی ہاں ایک مکابرہ و عناد کی نہیں سہی یہ ایک نمونہ
ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہو اوس سے بھی سلامت نکلے تو آگے چلیے
یہاں تک کہ حق ایک طرف کھلجائے بحمدہ وہی میزان عدل میں تلجائے
اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی
الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۱۲ سل السیوف
الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ للعلامۃ المصنف مدظلہ العالی

فائدہ

بحمد اللہ تعالیٰ اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھوں دیکھنا چاہے اونکی کتابوں میں صفحے کے نشانوں سے
عبارتیں نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ و علما میں اونکی نسبت حکم کفر دیکھے
دکھالے وہ کتابیں جن سے ہم نے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہیں قرآن عظیم صحیح
بخاری شریف صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ درمختار عالمگیری
فتاوی قاضیخان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ
مجمع الانہر شرح وہبانیہ رد المحتار شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی حدیقہ ندیہ
شرح طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبد الغنی النابلسی نوازل امام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ امام برہان
محمود فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الحکام علامہ طرابلسی
فصول عمادی خزانۃ المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع الاسلام
للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری
نسیم الریاض للعلامۃ الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری شرح العقائد
العضدیہ للمحقق الدوانی الشافعی الدرر السنیہ للعلامۃ السید شریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدر الثمین
للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف
موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود تقویۃ الایمان اور اسکا
دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز اسمعیل دہلوی کی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی و شرح عقائد نسفی علامہ سعد تفتازانی
و میزان الشریعۃ الکبری امام عبد الوہاب شعرانی و مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی و حجۃ اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ تصنیف شاہ
ولی اللہ صاحب یہانتک کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہر الجنانی وغیرہ کہ سبل السیوف تصنیف المصنف العلامۃ مد ظلہ العالی

تمت

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله

الحمد للہ رسالہ مبارکہ مسمّٰی بسیف الہندیہ سے اوہام باطلہ بعض
حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل اور رد بادی اسمعیل دہلوی میاں اسمعیل
کی تجہیل و تضلیل ہیں یہ رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی



تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مولانا
قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی
منتظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہلسنت وجماعت واقع پٹنہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ والصلاۃ والسلام
علی من علمنا سل السیوف الہندیۃ علی کفریات بابا النجدیۃ صلوات اللہ تعالی
وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ اجمعین بنوالہ آمین اما بعد فقیر خادم سنت واہل سنت
وفدائے الحق وتحقیق محمد عبد الوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال
وزندیق وسقاہ رحیق الحق التحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ
سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ - تالیف لطیف
حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی، ۲ ماہ مبارک محرم الحرام
۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب
جج حیدرآباد وصدر ندوہ ومولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم
ندوہ ومولوی سلیمان صاحب پھلواروی جان وجانان ندوہ کی خدمت میں بعد
حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرما دیا اور پھلواری صاحب کے یہاں بھی واپس آیا جناب
صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نہ فرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبد اللہ جی
مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اونکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جسمیں مولوی
صاحب نے اجزاء دہ واقعی مولوی عبد اللہ صاحب جیانی ہوں یا کوئی اور صاحب رسالہ نہائی

سل السیوف کا بال بیکا نہ ہوسکا مگر سارا غصہ فقیر پر اوتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا
اظہار فرمایا عالم آشکارا ہر ذی عقل ادنی ذی علم بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھ کر
براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نہ مجیب کا جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتی کہ خود
اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات ائمہ کرام وعلماے اعلام سے استناد تھا
اصلا کسی سے جواب نہ دیا بعض کفریات کے عذر و تاویل بھی اعراض کیا بلکہ انمین بعض
کا خود مکرر ارتکاب لیا اور اونکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا -
طرح طرح سے حضرت مجیب و راونکے سوا حضرات کرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو
جابجا توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ جابجا تحریف و تبدیل اور تمام تاویل کہین صرف
اتنے ہی جواب پر قناعت فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپنے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود نہ بتائی
اسمعیل پر سے رفع الزام کو جہل و کذب الٰہی کی تجویز نکالی باتوں باتوں مین نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرالی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ الٰہی
کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاص اصول
عقائد دینیہ مین ناقص و ناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان کرلیا ضلالات
شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتے کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے ٹھہرایا حمایت اسمعیل
مین تکفیر مسلمین کا وہ جوش بڑھا کہ ہزاروں مسلمین پر بلاوجہ حکم کفر جڑا حتے کہ صوفیہ کرام کو کافر
ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود اسمعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی
انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی ٹھان لی حسب مراد سارا غصہ تھا جیسے
اسمعیل پر لزوم کفر آنا اوسکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ کے سیل مین دریاے
تکفیر باڑھ پر آیا تو خدا آپ سمجھے نہ اسمعیل غرض انواع انواع کے کمالات لطیفہ ظاہر فرماتے

سطہ ان تمام امور کا شافی و کافی بیان تیغ غیر کے جواب میں ملاحظہ ہو ۱۲ منہ

سطہ یعنی قسم قسم انواع کمالات [illegible]

اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے ادہر آتے مگر فقیر بحمد اللہ تعالی نہ کبھی ناگہ نہ
ندی کار کن تھا کہ اظہار حق میں سکوت روا رکھتا لہذا اُس نامۂ نامی کا جواب خدمت
گرامی میں وارد کر ہی دیا اور آپ ملاحظہ برادران سنن کے لیے بصورت رسالہ شائع
کیا کہ مسلمان دیکھیں حضرات وہابیہ اپنے امام کی حمایت میں نہ خدا کو چھوڑیں نہ رسول
کریم کو جھٹکے کہ فرط غضب میں ہوش گنوا کر نہ اپنے وہم کو بجا [illegible] امام انبیا کو جھٹکے
لیے سب بگاڑیں جو شمیں آتیں تو اس پر بھی حیا ظن یہ کہ دین و دیانت ہو جیا و الانصاف نعوذ
باللہ من شر الاعتساف [illegible] تکلو [illegible] بحمد [illegible] اس رسالہ کا نام اور
یہی اس کی تاریخ آغاز انجاد [illegible] التوکل بالاعتصام

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفر لہ الوہاب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب نقی سلمہ ربہ

مخدومی [illegible] سلام مسنون عرض یہ ہے کہ مجکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے ہیں وہ
کہ ایمان کا تعلق جیسے تصدیق قلب سے ہے ویسے ہی انکار بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے یعنی
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ اسپر دال ہیں

الذین امنوا [illegible] وصاحت۔ وقالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا الآیہ الایمان ان تؤمن
باللہ وملئکتہ الحدیث ہلا شققت قلبہ الحدیث [illegible] بالجملہ انکار [illegible]
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ اخبار بنص قطعی سے ثابت ہو اور اپنے معنی
میں صریح ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہیں بلکہ التزام کفر کفر ہے آپ جواب
اول میں جواب لکھتے ہیں کہ صراحۃ لازم کہ اسے بالفعل علم غیب حاصل نہیں الخ
اور اسی لزوم سے کفر کا فتوی دیتے ہیں یعنی انصاف ہو اگر آیت تعلیم کو ملاحظہ

ظاہر ہوتا اور اسکی تفسیر لکھی ہوتی تو شاید معتقد جرأت نہوتی ابتداے ظلم تقدیم باری تعالیٰ

کی نسبت اختیاری ہونیکی تھا آپکے کلام میں صراحۃً معلوم ہوتی تو حکم کفر کا چنداں شبہ نہ

تھا اسیطرح سوال دوم میں بھی وقوع کذب ثابت نہیں ہوتا امکان لزوم سے جہاں اور

جیسا چاہو کفر ثابت کر دو اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے

حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہیں صرف امتناع بالذات و بالغیر میں اختلاف

جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہیں ہو سکتا ہاں یہ امر دوسرا ہے کہ امتناع بالذات مرجح اور

اقوی ہو چونکہ یہ مسئلہ فلسفی اصول پر مبنی ہے اسیلیے اوسکا انکار کیا جانا نہیں ہے اور سوال

سوم میں جو حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے جیسا کہ بزرگوں نے کتب تصوف

میں لکھا ہے موجب کفر نہیں ہو سکتا ورنہ نعوذ باللہ تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئیگی جو

ہرگز جائز نہیں اور سوال چہارم میں بھی کفر ثابت نہیں کیونکہ اس [illegible]

حق [illegible] کسیکو معبود نہ جانو یہ سے نہیں کہ جنت و نار [illegible] آپ [illegible] نفی انبیا علیہ

السلام کو سمجھتا تو نعوذ باللہ ہے ان الفاظ سے معنی خلاف سیاق و سباق لیکر اپنے

نکالے ہیں جن سے کفر ثابت نہیں ہو سکتا چونکہ عوام کالانعام نے خداے تعالی کو

چھوڑ کر دوسروں کو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے جیسے کل [illegible] الفاکسی نے لکھے [illegible]

لیکن [illegible] کفر ہو گیا ہاں کسیکے ذہن [illegible] اپنا مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم میں قائل

کچھ کہتا ہے اور [illegible] اوسکو کافر بنانیکے واسطے دوسری تقریر کیے میں ذرا

[illegible] کے لیے ان الفاظ کو نظر [illegible] ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اس کلام کی

سند میں کتب تصوف منقول الفاظ ہیں اور سوال ششم میں دیکھنا چاہیے کہ قائل کی

نیت میں اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت آپ صلعم مقصود ہے تو بیشک کفر اور

اور صرف نماز تصور ہین کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین محبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بدرجہ کمال تعظیم وتکریم کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہین ہوسکتا اور سوال ہفتم مین وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ بوجہ اختلاف رائے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آئندہ رکھا اسمین کفر لازم نہین آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین ہے ایسے لزوم سے معوذ باللہ سب پر کفر عاید ہوسکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین باقی جو آخر مین لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہئیے کہ نفس دلایل پر نظر کیجاوے اور اپنی قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کرکے دیکھا جائے تو مطلع صاف ہے صرف اوسکے وعدم اوسکے غایت ما فی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہوگا جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق زمان کے ہوجائیگا۔ آپ کی تحریر سے کمال غصہ و غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال حزم و تقوے ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہون ورنہ مومن لعان نہین ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف مین غضب کیوقت فیصلہ کرنیسے منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہین ہوتی مین نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر عجلت مین عرض کیے ہین کہ آپکو متنبہ کرون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کے شہید دہلوی کے کفر نہین مگر بعض علما جنکو بطور رد منہ کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و معذور ہین وہ انکے سب و شتم کو مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین عجب عجب تاویلات و تسویلات سے کفر ثابت کرتے ہین جسکو کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا مجھکو جواب رسالہ فرمانے کی ضرورت نہین

ہان اس اجمال کو دس بیس جزو مین مفصل عرض کر سکتا ہون بشرطیکہ کوئی تسلیم کر لے اور جب کہ اعجاب کل ذی راے برابر اس زمانہ مین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر کرینگے ہان اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کسیکا کفر ثابت ہو جاتے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ مشائخین مین دعوے الوہیت کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق بتلاتے ہین اور حضرت غوث پاک کو ہنگام وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور الغسل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا فرض اور سال مین ایکبار فاتحہ درود کر دینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام شرع شریف کی تحقیر کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا اونکا دین و مذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدارا فہمایش کیجیے اور اون کو اس جہالت سے نکالیے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر ورد زبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ

محمد عبد اللہ

جواب بین تحریر ثانی از فقیر عفی عنہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی ——— ——— فقیر محمد عبد الوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس

ہے نامۂ جناب بنام فقیر تشریف لایا مضمون یاد آوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرما
ئیے جن پر ... کلام ... گرام پر اپنی فہم کے قابل شبہ گزرنا بعید نہین مگر ساتھ ہی ارشاد
فرمایا کہ مجھکو جواب رسالہ فرمانیکی ضرورت نہین پھر تاکیداً لکھا امید کرتا ہون کہ آپ
اسکے جواب کی تکلیف نہ کرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف عجائب
کل ذی رائے برایہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت مین حاجت جواب کیا تھی
اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھین ہر ذی عقل بہ تھوڑی دلیل صد پارہ کر سکے
پھر جناب کا ادعا سیر و توقف و اعجاب و بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر ازانجا
کہ حدیث شریف الدین النصح لکل مسلم ارشاد ہوا ہے چند حرف مختصر بہ نہایت اجمال کشف
شبہات مین گزارش کرنے پر مجبور ہا امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہون اور تعصب
واعتساف سے محفوظ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول
الحق وھو یھدی السبیل **گزارش اول** سب مین پہلے یہی عرض کافی جو
تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی۔ مکرمی خدارا ذرا نگاہ انصاف ساری تحریر
شریف کا مبنی ہی مصرعہ سے یاد رہا ہے شاید جناب نے رسالہ مبارکہ

سل السیوف ملاحظہ فرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار بالغیب قرار پایا یا ملا زبان
سامی کو کوئی خواب ہو آیا جب زعم احتمال دو ہی کسی وحی باطنی کا فتح باب ہوا
ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہین کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اوسکا مطلب
اوسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہرا لیا خدا انکو استعمال زبان سامی کے حجاب
سلب مین تمیز نہ پاتے یا نیز ورزبان وزر و بہتان بان کہنہ اور نہ کو بان ثنا قصد
انصاف عہ نہ سوال مین تھا ہمارے فقہاے کرام کے نزدیک اسپر اور اونکے پیشوا پر
حکم کفر لازم ہے یا نہین آغاز جواب مین تھا بوجوہ کثیرہ لازم ختم جواب مین تھا باجماع
اس گروہ پر ہزارون وجہ سے کفر لازم اور آخر مین تنبیہ نبیہ تو خاص اسی تصریح کے
لیے تھی کہ اگرچہ پایہ فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماے کرام ہی تحقیق فرما
رہے ہین کہ لزوم و التزام مین فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات اور قائل کو
کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ با اینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی سحر پرستیا کفر تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اوسکے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہین التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوے دیتے ہین دوم
کے متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کر دیجیے مستحق تکفیر نہین ہو سکتا سوم
مین جب کفر نہین ایضًا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم مین کفر ثابت نہین
ایضًا لزوم سے کفر ثابت نہین ہوا ایضًا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضًا ہان کفر ٹھونپ دینا
مضمون دوم پنجم - مین قائل کو کافر بنانیکے واسطے ششم مین کفر نہین ہو سکتا
ہفتم مین لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین آخر مین علماء ہندوستان کے دہلوی کے کفر
ثابت نہین ایضًا اگر بعضون نے بطور ورثہ تکفیر کی ہے ایضًا وہ تاویلات سے کفر

ثابت کرتے ہیں ایضاً تسبیح تکفیر ور زبان عرض جناب کی اس دو صفحی تحریر کا کفر
سے آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہیں
کافر نہ ہوا لزوم ہے التزام نہ ہوا معلوم نہیں کہ یہ بعینہٖ ندا بوجہ کلمات تبرا حضور
معاف فرمائے کی تو یہ آپ کس بنا پر فرماتے ہیں حضرت مصنف نے خود ہی
ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے کفر نہیں مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہیں کرتے پھر
آپنے یہ تکلیف تحریر کیوں گوارا کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم مجیب نے
جواب دیا تو لزوم سے اور نفی تکفیر کی تصریح اس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر
کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یا رب مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضہم اوحی
باطنی کا فساد انصاف فرمائیے تو ایک ہی گزارش آپکی ساری نگارش ہے والمطلقا
علیہم کی سچی بارش گنہگارش و ہم نگر کئی جا بجا تکفیر تکفیر پر نکھرے بپھرے اور لزوم
کفر سے کفر ماننے پر بیطرح بگڑے ہیں مثلاً فرمایا لزوم سے کفر کا فتوے بعید از انصاف
ہے۔ ایضاً لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضاً
ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہیں مگر محی جناب
نے شدت غیظ میں یہ جبر دقی حکم تو لگا دیئے مگر نہ جانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر
کرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزارہا ائمہ دین بے فرق لزوم و التزام قائلان
کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہیں عامہ کتب فقہائے کرام اسی پہ حاکم اور مرتبہ احتیاط
تفرقہ و انکار اکفار ہے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ
ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سر دست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور
نسیم الریاض کی ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے امام قاضی عیاض کتاب الشفا

فی تعریف حقوق المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اوسکی شرح
نسیم الریاض میں فرماتے ہیں اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ (وہم المعتزلۃ)
فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ وکانہم (ای المعتزلۃ) صرحوا
(عند المکفر لہم) بما ادیٰ الیہ قولہم ومن لم یر اخذہم بمآل قولہم لم یکفرہم فیطلے
ہذین المأخذین اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل
والصواب (عند المحققین) ترک اکفارہم اہ مختصرا دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم
کی بنا پر کافر کہنا نہ کہنا دونوں قول اہل السنت کے ہیں اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے
مگر تقصیر معاف فقیر کو خوف ہے کہ ملا زمان والا کے ذہن میں اس عبارت عربی کا
مطلب کیا دخول پائیگا جب کہ رسالہ اردو کا کلام نے فہم مرام ریا حضرت مصنف
دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرما دیا تھا کفریات اسمٰعیل
پر ہر جگہ کلام علماء سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت
مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب میں ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہاء
کرام اسپر حکم کفر ثابت آخر میں بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ
جماہیر فقہاء کرام کی تصریحیں ان کے صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ
کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اوسکا شروع
انھیں لفظوں سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک
محقق تھا بیان فرمایا کہ لزوم والتزام میں فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محتاطین
نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح ورسشن سے دو مطلب
ایسے صاف مستفاد تھے جنھیں ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہیں کرتے

ان بلکہ جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے کچھ بہت ائمہ اعلام لزوم پر
بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تخصیص التزام وانہین سے مطلب
ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا ادھر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جا کر ابتدا سے
خاتمہ تک تکفیر کفر بولنا شروع کیا ادھر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین بلکہ جماعات
عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذ اللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرا دیا خدارا
انصاف یہ کیا دین و دیانت ہے ایک اپنے چھین و چنان کے بچانے کو لاکھون
ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا حیا و جرأت ہے نیز ظاہر
کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہ ہوگا مگر کافر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سچ
فرمایا حدیث شریف مین حبک الشیئ یعمی ویصم بکر جی جواب تو جواب خود سائل فاضل نے
نفس سوال مین اسطرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے نزدیک نیچر پر حکم کفر لازم ہے
یا نہین اور مطلب دل تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت روشن روشن
گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے بیان کیا
تھا کہ ندویون نیچریون نے جو علمائے اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگا دی ہے
اوسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہو جائے پھر سبحن السبوح سے وہ صاف صاف
تصریحین نقل کرکے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اوس سے بہت ہلکے ہین اونکے بارہ مین
اس تہمت باحونہ کی کیا گنجائش تمہید در کنار خود اول صفحہ لوح پر یہی مضمون
موجود مگر حضرت کو سب سے آنکھین بند فرما کر وہی کفر کفر کی پکار مقصود ہے کہیے کہ الفال معلوم
بالتعلق آوازہ خلق نقارہ خدا دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو مصنف باو

صریح نفی وانکار اہلسنت اوسکے معتقدین کے سرچڑھ کر بول رہا ہے تو جناب
من یہ اوسکا بدا آپکا لکھا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع حق ترا و ذلیلش انچہ در آوند
دلبیت ﴿ گزارش سوم اگرچہ دو گزارش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر
سامی کے جواب مین شافی ووافی مگر شاید جناب کو اسکا ہٹ رہ جائے کہ ہمارے
مفصل عذر نہ مٹائے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی کے متعلق اعذار بار دہ سامی
کو ٹھنڈا کر دیا جائے ﴿ بامد التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی واعتراض
سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اوسے جیف اسے سیف سے تعبیر منظور

جیف غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے **سیف** اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالے کو اختیار
ہے جب چاہے غیب کی بات دریافت کر لے تو صراحۃً لازم کہ اوسے بالفعل
علم غیب حاصل نہین یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا **قولکم**
اگر آیت لیعلم اللہ اور اوسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہوتی **اقول**
اس آیہ کریمہ اور اسکے نظائر کی تفسیر مین حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مبسوط فتوے
اون کے مجموعہ فتاوے **العطایا النبویہ فی الفتاوی الرضویہ** کے مجلد ششم
مین مذکور جسمین کتب تفسیر وحدیث واصول سے کلام علمائے سلف وخلف وتوجیہ
معانی وتوضیح مبانی بروجہ احسن مسطور وہ فتوے زبان عربی مین ہے کہ سائل
فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا ملازمان سامی کو اردو کلام سمجھنے مین
دقتین ہین تا بتازی چہ رسد مگر مین تو اس جوش حمیت کا قائل ہون کہ اپنے
امام الطائفہ پر سے الزام اوٹھانیکو معاذ اللہ عزوجل کا صحیح جہل ثابت کرنے پر

مستند ہوگئے اور وہ کون کا ہے جسکے خود اوسکے کلام کو ہم سے امام الطائفہ کی بات
بنجائے اگرچہ رب العزۃ جل جلالہ کی ٹھہرے خواہ قرآن مجید بالله ولا حول ولا قوۃ الا باللہ
العلی العظیم اور دنکو ارشاد ہونا ہے لا زبان سامی اگر دیکھ سکتے ہیں تو حضور کی
ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھیں ۲ آیات کریمہ مین جو وجوہ کثیرہ
علمائے ارشاد فرمائیں امام الطائفہ کے کلام کو اُنسے کیا علاقہ علم سے علم اولیاء مراد
ہے یا اعلام یا متمیز کر دینا یا رویت یا جزا یا نفی علم سے نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک
من الوجوہ المذکورۃ فی کلامہم کلام امام الطائفہ مین انکی کیا گنجایش وہ صراحۃً
یہان علم غیب مین کلام اور غیر خدا سے اوسکی نفی مطلق اور باری عز وجل سے اوسکی
تخصیص کے مقام مین ہے تو یقیناً علم بمعنے حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم
کو تاویل کر کے کسی اور معنے پر لیجایئے یا حقیقی مین کوئی قید بڑھایئے تو اس کلام کا
محصل اسی معنے مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عز وجل سے تخصیص
ہوگی نہ حقیقی مطلق کی یہ صراحۃً توجیہ القول بمالا یرضے بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ انہین کسی
تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر محتمل بھی ہون ورنہ سرے سے نفس عبارت ہی اوسنے
انکار کرنی ہی بنفطر معنی نبناتہ نبنانود وسرا درجہ ہے تحکم البتہ علم قدیم باری تعالیٰ کی
تخصیص کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چہ؛ مدان مضائقہ نہ تھا اقول اولاً کیا باری
تعالیٰ کے دو علم ہین ایک قدیم اور ایک حادث اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم
ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اوسکا علم نہین ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن
تھامیے گا ثانیاً یہان علم غیب مین کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری
عز وجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث اگر ایمان عزیز ہے تو قدیم ہی کہیگا

پھر اس علم غیب ہی کو اوسنے اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپکو بھی چارہ نہین
انتو آپ ہی کسکے قول سے ثابت کہ ملائے دہلوی کو کافر کہنا چندان مضایقہ نہین
رکھتا ثالثا یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری
جیسنے چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق
بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہتھی تو سل السیوف
ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور
حادث ہوگا **سیف** بعد اخبار ممکن ست کہ فراموش گرداینده شود
پس منجر بتکذیب نفسی نگردد و سلب قرآن مجید ممکن ست **سیف** یہان
صاف اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین
حرج اسمین ہے کہ بندے اوسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر اونھین بھلا کر اپنی بات
جھوٹی کر دی تو تکذیب کہان سے آیگی **قولکم** اسمین بھی وقوع کذب ثابت
نہین ہان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو **اقول اولا** یہان یہ اعتراض کب تھا
کہ اسمعیل نے خدا کا کذب واقع مان لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کر دیا
کہ جھوٹی ہو جائے تو حرج نہین عبارت دلیل کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام
پر کذب جائز مانے کافر ہوا تمام تقریب دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا
کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہ ہوگا۔ اول سے آخر تک جواز کذب ماننے
سے اعتراض جابجا اوسکی صریح تصریح اور آپ جواب مین فرماتے ہین وقوع کذب ثابت
نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو سلیس عبارت سمجھنے کی
بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج اسمین ہے کہ خدا کا کذب

واقع مانے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہین ہوتا اور جائز جاننے سے امت
طائفہ مین بٹا نہین لگتا سے کار ملاحظہ تو فرمایئن علمانے کذب انبیا جائز ہی جاننے
پر بالاتفاق کافر کہا ہے اگرچہ شریعت محمدیہ مین ائمہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ انکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر دیکر امامت مین بھی خلل نہین آتا ان مین عرض کرون
انبیا کا مرتبہ تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قدر خدا سے
زائد ہی کہ اسپر سے دفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہو انا للہ
وانا الیہ راجعون ثانیا غنیمت ہی کہ یہان لزوم کفر تو تسلیم کرنے بھی مان لیا
کہ آن لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے
کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہو لیا باقی رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لزومی
سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہی ولاحول ولاقوۃ الا باللہ
العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہ ہم
وچہارم ملاحظہ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے **قولکم** یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہی
اسلیے اسمین انکار رہا جاتا نہین **اقول** این گل دیگر شگفت مکرمی آدمی جب باطل کی
اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبورانہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تا ئید
باطلات ہی سے ممکن دوسرے الذنب یجر الی الذنب ذرا ایمان کے ولپر ہاتھ دھر لیے
یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل وعلا کی یکسر جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علی
صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص و ناتمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی
مسائل الٰہی مین [illegible] ناکافی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپکے
نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب سے ناخنے کسی ذلت کسی خو[illegible] کو وہ تنز

باریتعالی عزوجل پر محال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلاً کچھ انکار فرماتی ہی
کہ آپکے زعم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی
نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ہ ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے
اسمٰعیل کی حمایت مین اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتہام آہی
کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (۱) کہے وہ خدا ہزار خدا اٹھا
خدا ممکن ہین (ب) کہے اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (م) اوسکا اندھا ہونا ممکن
(ع) بندون سے مغلوب و عاجز ہوجانا ممکن (ی) اوسے سولی دیکر مارنا ممکن
(ل) اوسے آگ مین جلانا راکھ برباد کردینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن
ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین منیوا توجروا
انا للہ وانا الیہ راجعون ہ مین عرض کرون ملا زمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت
وقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحٰن السبوح سے استعانت
کیجیے وہ ارشاد فرمادیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر ماجاء بہ مین داخل اور شرع مطہر مین
کس طرح انپر اقامت دلائل حیف اللہ عزوجل سے مصافحہ و کلام حقیقی
سیف یہ صراحۃً اپنے پیر وغیرہ کو نبی بنانا ہے تفسیر عزیزی شرح عقائد جلالی
دنیا مین ہمکلامی کا مدعی کافر ہے۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر قولکم
حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے اقول اسمٰعیل کہتا ہے گا ہی کلام حقیقی
عیشو د آپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل ہے یا تبدیل ایسی صریح مخالف
گڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر کا خذلان کفر
اور اس بڑے بول کو کہ حق جل وعلا دست راست ایشان بدست

قدرت خاص گرفتہ جو پیر جی کی اعلیٰ فضیلت وافضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری
بمعنی مدد سے کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموماً حاصل کیا آپ ایسا نہ کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت
کا مفاد بھی دستگیری ہی امداد ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزۃ اپنے
بندون کی کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہے مسلمان اوسے یون تعبیر کرتے ہون
پھر ذرا اگلی عبارت بھی تو دیکھیے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہے اور اسکے بعد معنی حقیقی
چھوڑ کر مجازی کیطرف کچھ بھی ذہن جاتا ہے. کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار کہ
اوسکے خلاف پر قرینۂ واضحہ قائم اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار ایسی ہی
زبان زوریون کی ذہن دوزی کو سل السیوف صـ۱۳ مین خود عبارت تقویۃ الایمان
لکھ کر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ یہ نفیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا
جواب شافی ہے **قولکم** جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہے **اقول** اولاً ائمہ
معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظہ متواترہ مین ان لفظون کی تصریح دکھائیے کہ کتابت کلام
حقیقی ہم بیٹھو **ثانیاً** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے خاص مصطلحات
سخنان عالی نظائر متشابہات و دستاویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص مع ناشخص جو کچھ
چاہے بکتا ہو اور بزرگون کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین **ثالثاً**
اسمٰعیل ان باتون کا قائل ہی نہین تقویۃ الایمان صـ۵۹ وغیرہا کی تصریحات پر خاک ڈالیے
تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سنیے صـ۱۵ از عمدہ مخلان راہ حق ملحدان صوفی
شعار اند کہ از مخالفت شرع باک نمیکنند بلکہ التزام آن را طریق جو نمیدانند و اشتغال
قبیحہ مبتدعہ شرک آمیز تعلیم و تعلم مینمایند و کلام الحاد را در عموم افشا میکنند حسب
افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست او را بکشند و ہر کہ لائق تعزیر ست

اورا تعزیر کنند و اگر عاجز از امضاے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت

بیزار شود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد
انتہی وہ جن سے بچنا جنھین مخل راہ خدا ملحد مشرک لائق قتل و سزا بتاتا ہے آپ انھین
ہین اوسے اور اوسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوستی ہے معہذا اوسی کتاب
کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اوسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو
عالمانہ روش کے مطابق کرکے لکھا ہے دیکھو صلا تو اوسکے کلام کو صوفیانہ چیستان
ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارات مذکورہ مین متبدعین کی صورت دیکھنی اون سے
بات کرنیکی شناعت اونسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ ندوہ مخذولہ سے
کسی چھپی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اوسکے قبح و بطلان پر انکے شہید
پیشوا کی شہادت مبارک رابعًا آپ خود انھین مہلات بلکہ کفر یقینی جانتے ہین

ابھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ

جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے اور خدا اور بندے مین فرق اعتباری بتاتے ہین
خامسًا تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب
ہوا مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علمائے کرام اسمعیل دہلوی پر کفر کے احکام و حاصل

و غیر زائل حیف اللہ کے سوا کسیکو نہ ماننا سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہے و نہ ماننا

کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا قولکم اوسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالےٰ کے

کسیکو معبود نہ جانو یہ معنی نہین کہ انبیا کو مت مانو اقول اللہ اللہ حسبک لشتنہ
سمعے و یصم جو اوسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے کا انکار اونکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے
نئی گڑھیے مت مانو یعنی نہ ان نہ مانے نہ مانو تو صراحۃً اوسکے کلام مین موجود ہین انکا انکار

ایساہی ہی کہ کہیے اسمعیل دنیامین پیداہی نہوا آرہا تمان کے معنی جسود نجان اسمکا
مطالبہ ہیہ کہ یہ کہانکی زبان یہ لفظ اردو زبان کاہے یا کسی طبقہ اسفل السافلین کا جہان
کے لغت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے اردومین تو ماننے نہ ماننے کے صاف معنی حقیقی
وعرفی موضوع لہ ومستعمل فیہ دہ ہین جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتادیے گئے یونہی صنع
تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑ ہین کہ وہ
کہہ سکتا ہی میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک اولی اور اسمعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپکو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسی ہی ہو اجسکے رد کو خود
اسمعیل کی گواہی ویسیکی تقویۃ الایمان صہ۸ سے دلادی تھی مگر شدت عصبیت کچھ
دیکھنے بھی دے **قولکم** بطور لزوم نکال لیے **اقول** اتناہی مطلب تھاکہ اسپر لزوم
کفر ہے اسکے آپ دوبارہ مقر ہوئے **قولکم** عوام نے خداکو چھوڑ کر دوسرونکو اپنا
پوراحاجت روا بنالیاہی ایسے محل پریا الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہوگیا **اقول اولا** یون کہ
اونے انبیاے کرام کے ماننے ہی سے منع کردیا **ثانیا** پوراحاجت روا بمعنی مستقل
متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین پر وہابیہ ظالمین کا محض افتراء بے بنیاد ورنہ معنوم
جاننا نہ تھاکہ ماننے کے معنے یہ ٹھہرائیے ہان ماننا ضرور تھا اوسی سے منع کیا اوسی کفر
ہوا **ثالثا** اوہابیہ نے رسول وقرآن کو چھوڑ کر اپنے بزرگ وسے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ
ندانداد اوسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ ازید بنالیاہی ایسے محل پر کوئی اوسے کافر مرتد ملعون
بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپکو کیون برا لگے **حیف** بعض اولیا کو بے توسط
انبیا وحی احکام شریعت وعصمت ملنا اور نکاح من وجہ احکام شرعیہ مین تقلید انبیا سے
منہ نیازاور انبیا کا ہم استاد ہونا **سیف** یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیسا حاجت

شریعت **قولکم** قایل کچھ کہتا ہو اور آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظہ فرمایئے
اقول قصور معاف یہان کچھ نہ بنی نری اوڑان گھائی پڑتالی کہ وہ کچھ کہتا ہو آپ کچھ
ذرا اوس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی مکری آپکے یہان تو حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف
و تبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود جاننا پھر یہان ملاون مان
سامی کیون تھک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی ندگلے ہین وہابیت کا
وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کی سرحد پر ولائتیون کے ہاتھ سے مارا جانا چلیے
چھٹی ہوئی **قولکم** اس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحدا للفظ ہین **اقول اولا**
اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ من علی الکذبین کے حکم
خوف کیجیے کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سب کے مدعی ہین تو ان کتب معتمدہ مستند متداولہ مین ضرور
ہونگی ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہہ سکتا ہون مگر ملازمان
سامی جو اپنی ترنگ کی امنگ مین ٹرا بول بول گئے ہین اوسی پر مطالبہ کیون نکیون
آپکی تکلیف گھٹا ؤنگو بسبیل تنزل کیون اتر ون **ثانیا** اوپر گزارش ہو چکا کہ وہابیہ
تصوف کا قایل نہین **ثالثا** آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو معاذ اللہ
باللہ کافر جانتے ہین پھر ایسون سے کیا استناد **رابعا** یہان تو اس عذر کی گنجائش
ہی نہین وہ صراحۃً اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ ندانی کہ اثبات

وحی وعصمت مر غیر انبیاء را مخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے حسین آپکے
نزدیک ادعائے مکالمہ حقیقی کے امثال بھرے ہین **خامسا** شاہ عبد العزیز صاحب
شاہ ولی اللہ صاحب و امام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت

مجیب مدظلہ العالی کا مدعا نو ثابت رہا حیف شدید لعین بعید نماز مین تصور

اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عنید سیف

یہ صراحۃً حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کو فحش گالی دینا ہے اور اونکی شان مین

ادنی گستاخی کفر **قولکم** دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہی تو کفر ہے

اور تصور مین کا فرق بتاتا ہے تو نہین **اقول اولا** اس جواب جناب کی خوبی اسکے

سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اوٹھ جانے پر سجدۂ شکر ادا کیجیے اسمٰعیل کی قبر

گھی کے چراغ جلایئے اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ انا للہ اللہ اکبر اللہ اکبر محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی بنیے اور نیت تحقیر

ڈھونڈھیے پھر بیے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اوس دیکھنے کا طریقہ تو ارشاد ہو جب صاف

دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی تو کب سوجھیگی سو جھے تو جب کہ دلمین محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہے مگر ع ہر سخن

وقتے و ہر نکتہ مکانے دارد ٭ ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول اللہ

صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت اوسوقت تک ضرور مسلم جب تک حضرت امام

الطائفہ کا مقابلہ نہ ہوا اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمٰعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو

تو اون کے مقابل خدا کی تو گنی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیا للہ

الانصاف للہ الانصاف برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر

کوئی بے تہذیب شخص سر بازار مثلا... کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر

پکارے تو وہان بھی پیش وپس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر

منظور ہی یا نہین سرکار ذرا ایمان کی آنکھ سے صحبت اسمٰعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اٹھاکر

ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے نہ ہونیکا مسئلہ وہان گنجائش رکھتا ہو جہان نفس لفظ دونون
پہلو تحقیر و عدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال
ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ تسلو ہم کہین خدائے
قہار کی لعنت اُن ملاعنہ پر جنہون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کو
ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنہون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم کے
مقابل اون کے بدگو خبیث کی جانبداری کی اور آپ کہین آ ہین الا لعنۃ اللہ علے
الظالمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللّٰہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین ایرعون
جانب من یوذی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علی سولہ وآلہ وصحبہ اجمعین تا انشا فرق
تصوتن بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا توہین و تحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو
جسکے لیے سوق کلام ہوا ورنہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان
دی دیکر ادا کیجیے تحقیر نہ ہوگی۔ کلام سمین ہو کہ اوس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا
سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمٰعیلی اسمٰعیل پرست فلانکو۔۔۔ پر
ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ۔۔۔ علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اوسکے پاسنگ
بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا بھڑ نتی بل ڈاگ تھا اور۔۔۔ ابھی چند روز
کے پلّے ہین تو یہان یہی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے کہ قائل کی نیت مین تحقیر منظور
ہو یا صرف مرتبین کا فرق بتانا ہے۔ غرض ملازمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللّٰہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر ہو کہ اگر کوئی خاص اون کی تحقیر کے
لیے سوق کلام کرے جسمین اور کوئی مطلب ادا کرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی
کردے کہ اوسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا کہ جب صرائح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت اقرار

قائل کیونکر متصور ہے اوسوقت اوسے تحقیر کہینگے ورنہ ہزارون کا ایمان اللہ ورسول
کو دیکر کفر نہین ہوسکتا کہ سوق کلام او مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پر علم ذہن
اگر اسیکا نام اسلام ہی تو ایسے مخترع شنیع فظیع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ
وانا الیہ راجعون۔ رابعاً اسکے بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمعیل سے
اوسپر بوجہ آخر لزوم کفر بوجہ قاہر ثابت فرمایا اور اوسکے قول عناد وفساد او حضرت
شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا کا سارا ملازمان سامی نے ہضم فرمایا
اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق تصور ذہن کی حقیقت کھلتی اور دیکھ
کہ اس تحریر مین ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو چھوڑ دیکر اسمعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق ابطال مقصود نظر نہوا حیف نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے کو
پھر ایک باد شام کیطرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اوسکے دلمین ذرہ بھر ایمان ہو سو
پیغمبر خدا کے فرمانیکے موافق ہوا سیف یہ کھلم کھلا اپنے اوپر تمام پیرو دجال کے کفر کا اقرار ہوا
کہ جب یہ ہو ہی زمانہ ہے تو دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہین سب کافر بت پرست ہین
جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا اقرار کرے آپ کافر ہو تو حکم مفتیم مین وہی اختلاف ہے
جو بعض متقدمین متعرض ہوئے ہے کہ بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ رکھا
اسمین کفر لازم نہین آج رہو تو لزوم ہوگا جو کفر نہین اقول للہ خدارا کچھ ایمان ودیانت
سے بھی کام ہے یا مقصود صرف تصحیح کفریات ومغالطہ عوام ہے اولاً کیا آپ اپنے ایمان سے
کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ ٹھہرانے مین کسی دعلم نہین وہی عقل ہی نے کبھی خلاف کیا
اوسے گزشتہ بتانیکا کسی مجنون کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعہ مین جسے
گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روے زمین کے مسلمان یا خود یہی ٹھہرانیوالا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا

ہان یوم تاتی السماء بدخان مبین مین علما مختلف ہوئے عبد اللہ بن عباس عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالی عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آنیوالا ہی عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر مین گزر گیا ایمان سے کہنا
کیا اختلاف اسمٰعیلی کہ سب مسلمان کافر ہوگئے وہی اختلاف متقدمین ہی کہ دھوان
آگیا یا آئیگا کیا کسی محض بے علاقہ لگاؤ مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہو آجا
اگرچہ اوس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل پر کچھ الزام صلا نہ اُسکے دستاویز مطلق ہے
کہ اب جہان چاہو ماضی و مستقبل مین اختلاف کردو کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اُس اختلاف
سے صراحۃً کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی
کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث انا للہ وانا الیہ راجعون۔
سرکار کیا اسیکا نام ایمان وحیا ہے کیا یونہین دفع الزام ہوا کرتا ہی خدا کو ایک جاکر
کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ہم ثانیاً مثلاً کوئی اسمٰعیلی کہے
ساعت قیامت حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان فوائد روحانی
یہ سب وقائع واقع ہولیے قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سب مغیب خدا کے فرمانیکے موافق
ہوا اسکی نسبت سرکار سے کیا حکم ہوگا یہ بھی وہی اختلاف ہی جو بعض متقدمین مین ہوا
ہی کہ بعض نے ایک واقعے کو گزشتہ لیا بعض نے آئندہ کیا اسمین کفر نہین بینوا
توجروا ثالثاً سرکار نے نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا۔
نہ دجال لعین کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین
ٹھہرادیا جب وہ ہوا چلگئی تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول وس سے پہلے ہولیا اوسکا فر

خروج ہونے سے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال ثانی وہابیت ابن عبدالوہاب نجدی خذلہ اللہ
کو ٹھہراتے یا ثانی نجدیت اسمعیل دہلوی علیہ ما علیہ کو مگر عیسی مسیح اور ابراہیم کسے بنایئے گا
کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ بنایئے گا یونہی بحمد اللہ وہ مفتریات
منفر ہین ع قضائے نبشتہ بنایہ ستر د رابعا تقویۃ الایمان جسکی مذکور بالا خبیثہ
ہوا اسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اسی غرض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانون
کا کفر و شرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہان لزوم کا کیا محل صاف
التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام علانیہ ہے اب وہ
احکام مبارک ہون جو سیل السیوف کے ص۱۹ سے ص۲۰ تک ارشاد ہوئے جنسے آپ
اپنے اس خطا مین صلا نام کو بھی تعرض کر سکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل و دراز
دیکھا ہی نہین الزام خصم آپنے اچھے اٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع

آفرین باد برین ہمت مردانہ تو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم قولکم و نہ ایسے

لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین اقول کہیگا اسمعیل
اور عائد ہوگا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ بندوں کا اعتقاد ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی
تمام ائمہ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقادات کفر لازم ہے دیکھو رسالہ اتفاق
ورد و ادوم گزارش چہارم الحمد للہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذر و نکا حشر بھی
دیکھ لیا اب صدر و ختام و وسطاوی کلام مین نہ دلایا ز اکتیدن او باقی ہین اونکی بھی نا نہ
برداری کردن اور الزام سامی کی کوئی شکایت باقی نہ رکھوان و باللہ التوفیق قولکم

ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر
انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے۔ اقول اولاً کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے

اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا
دشوار ہے آپ نے اسپنس کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہدینے کی جسارت
کی کیا آپکو اوسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اوسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام
ثابت ہوا ہم پہنچیگے اوسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا کیا کلمہ پڑھکر حقیقی ہو جاتی
ہے کہ جیسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیا ایک شخص نے عنقا دا
بلکہ براہ ہزل و استہزا اسد ورسول و قرآن پر قہقہے اوڑاتے اور دشنامین سنائین
کیا وہ کافر ہوگا یا نہین اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ واحد قہار فرماتا ہے
قل اباللہ وایاتہ ورسولہ کنتم تستھزؤن ۰ لاتعتذروا قد
کفرتم بعد ایمانکم کیا اسد اور اوسکی آیتون اور رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے
بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان الکوکبۃ الشہابیہ مین
ملاحظہ ہو اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت ہوگیا ظاہر ہے کہ ہزل
واستہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلا کوئی شخص براہ مسخریہ . . کو گدھا کہے
تو وہ ہرگز . . کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثا اگر کوئی شخص کلمہ پڑھے
اپنے آپکو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے با اینہمہ مندر
مین جاکر بتونکو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتونکی دہائی دے انھین کا پرسے
استمدد مانگے آپکے نزدیک اسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ امور مذکورہ
اسلام ہی ثابت رہیگا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپنے اوسکے کفر پر
کیونکر حکم کفر لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اسد تعالی علیہ
وسلم فرماتے ہین افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلما پڑھے ہمارے قبلے کیطرف نماز

پڑھتا ہمارا ذبیحہ کھاتا ہو تو آپکے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذالک
المسلم الذی لہ ذمۃ اللہ وذمۃ رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ اب کہ آپنے اوسے کافر بنایا ایک مسلمان
کو کافر بتایا اور یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے
ہین ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما بر تقدیر ثانی جب اون کو کلمہ
خوانی وغیرہ کے ساتھ بتونکو سجدہ اونکی دوہائی اونسے استعانت نے ثبوت
اسلام مین خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر
مشرک ہو سکتے ہین کیا یہ کلمہ خوان نہین یا ہمارے قبلہ کو نماز نہین پڑھتے یا ہمارا
ذبیحہ نہین کھاتے اور جب یہ مسلمان ہین اور ضرور مسلمان ہین اور اسمعیل دہلوی ان
ہین انھین کافر بتایا انھین اور ابو جہل کو شرک مین برابر ٹھہرایا تو بحکم حدیث خود
کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر آپ کافر دوسری پر اسمعیل
جو چاہئے پسند فرمائیے ۔ نہین نہین تقصیر معاف سرکار کے اس بیان سے سرکار ہی
کو کسیطرح کفر سے مفر نہین دوسری تقدیر بھی خود سرکار کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر
خط مین غوث پاک وحضرت علی کے پکارنیوالونکو کافر فرمایا ہے کہ کردو نیافت چاہ
کن را چاہ درپیش ہیں رالتجا لو ہو تحل انکار قلبی سے مراد اونکا وجود نفس الامری یا ظہور
عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا شق ثانی پر ثبوت
کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان کہ ثبوت
کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہین نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
کہہ سکتے ہین تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اوس شخص کا انکار قلبی ظاہر

نہ ہو جاوے ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کہ یہ
ظہورا سمین محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جاوے خواہ یون
کہ اللہ و رسول خبر دین یا ہم اوسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا علم عالم
کہ بطور مذکور ہو یا بذریعۂ امارات و علامات اقوال و افعال یقینی اول صریح البطلان
وہ نہ لازم کہ سوا اون چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے
جیسے ابلیس و فرعون و ہامان و ابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی
ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکین کہ اُن کے باب مین نہ وحی آئی نہ ہمنے اونکے دل
چیر کر دیکھے نہ ہمین علم غیب تو انکار قلبی پر یقین قطعی کہان اور ثانی وسکا حکم صریح
باطل و ہذیان حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف اور قرآن و حدیث کے
نصوص صریحہ و احکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین و ضرور حق ہے
بیشک جب تک ہم اوسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائین جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہین کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ سارے ہذیان تلبیس الہیاد رسید
کہ اسمٰعیل کے کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہین وہ بھی انھین علامات و امارات کی بنا پر
ہین جسکا ثبوت بہ نشان صفحات اوسکی کتابون سے دیا گیا اور ملازمان سامی
نہ اوسکا انکار فرما سکے نہ اوپر سے علما کے احکام کفر و لزوم اوٹھا سکے پھر یہ ندائے
بیمعنی وصدائے بلے ہنگام یعنی چہ قولکم ہلا اشققت قلبہ الحدیث اول تو
شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہین لکھا ہوا دیکھا یا کسی سے سن لیا جسے حدیث
سمجھ لیا ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہین۔ پھر بھی غنیمت ہے یہ جری جسکی حمایت
مین سرکار یون دیانت و انصاف و رعایت جانب خدا و رسول جل جلالہ

وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا صریح خلاف فرمارہے ہیں قرآن وحدیث کے معنی مذہ
اپنی جی سے گڑھ کر خدا و رسول پر افترا کر دینا بہ سہارا ہے تو الفاظ ہی گڑھ لیے

اسکی بھی معتقد پارٹی طائفہ ندویہ نے بنا قرآن گڑھا ہل تستطیع ربک یا الغیبہ
کو آیت قرآن بنا یا سہارا ہے تو نئی حدیث ہی گڑھی تھی تو پیامہ کا رہنے یہ حدیث
سمجھ کر نقل نہ فرمائی یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا ابن سیدنا
اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اوسنے لا الہ
الا اللہ کہا شمشیر الہی کا اوٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو گیا
حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خوف پیدا ہوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ اوسنے تلوار کے خوف
کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اوسکا دل چیر کر
کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اوسنے دل سے کہا ہو یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اوسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہیں کہ علم غیب کی حاجت
ہمیں کیا راہ ہم اوسپر کارروائی کرینگے جو اوسکی زبان وارکان سے ظاہر ہو جیسے
لا الہ الا اللہ کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان قلبی [illegible] یونہین
مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کذب الٰہی کو جائز کہنے
پر حکم کفر لازم کرینگے اگرچہ انکا [illegible] قلبی ہے۔ **قولہ** آپ لکھتے ہیں صراحۃً لازم کر لئے

بالفعل علم غیب نہیں اور اس لازم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہیں **اقول** تحقیق جواب
سابقا معروض مگر افسوس کہ خان صاحب نے لزوم لزوم کا نام سنلیا اور اوسکے
معنی اصلا نہ سمجھے محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر

نہین فرماتے وہان لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی نہو

بلکہ بعد ترتیب مقدمات بالمآل اوسکیطرف مودی ہوجائے تو محتمل یا بنظر ظاہر اسلام

مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام پر متنبہ ہو یا متنبہ غفلت سے لزوم کے باعث اوسکا لزوم

ہی نہ مانا او احتمال صحیح مانع تکفیر ہے کہ جو امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت

ہو جسمین نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجائش وہ بھی مذہب قائل نہ قرار پائے اور لزوم

و التزام کا جھگڑا اٹھ جائے یہ جہل واضح و ضلال فاضح ہے شفا شریف و نسیم الریاض

کی عبارتون سے گزرا من قال من اہل السنۃ بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا

عند المکفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے نہ فی الحال مفاد مراد نہین کانہم صرحوا

دیکھیے کہ حقیقی صریح مین نزاع نہین یہین کنایتین مذکورین مین ہے من لم یر اخذہم

بمآل قولہم لم یر اکفارہم و قال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لا نقول لیس بعالم و نحن

وانتم ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لا یؤول الیہ علی ما اصلناہ

یہان مآل دیکھیے یؤول دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار

لا نقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لا یؤول دیکھیے کہ ہنوز اوسے گنجائش انکار

نہ ایسا مفاد صریح جو اسمعیل کے کفریہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ

جب چاہے کر لیجیے اسے سنکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھیگا کہ ابھی

معلوم نہین ہان معلوم کر لینا اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات

کی حاجت ہے کس عاقل کو گنجائش انکار ہے اسے لزوم بینہ معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم اسکے لیے

حضرت مجیب مدظلہ نے صراحۃً لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم

اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃً اور اسکے بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً

اللہ تعالی کیطرف بہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر صریح دہتی لزوم بھی ہو تو بھی جو
تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر منائین مثلا کوئی شخص ہر کو خدا کہے نہ یا یہ معنی
کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہے بلکہ یوں کہے جسے اللہ کہتے ہیں وہ یہی ہے یہی خدا ہے
اسکے سوا کوئی خدا نہین اب سرکار سے استفتا ہے کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہین اگر کہیے
نہ تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے ہان
تو جناب کسلیے ہان آپ فرما چکے ہین کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفر ہے
بشرطیکہ نص قطعی صریح ہو یہان کونسی نص مین آیا ہے کہ یہ خدا نہین اور اس منطوق
صریح کے علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیے گا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو نہ لزوم ہے
نہ التزام اور آپ فرما چکے ہین کہ لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام سے
بالکل خلاف ہے بالجملہ اُسے کافر نہ کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور کہیے تو
خود آپکی تصریح سے آپ اصول اسلام کے بالکل مخالف ایک منفرد ہے۔ کیا خوب
مین مثال فرض کیون کرو سرکار خود ہی جو خاتمہ مین فرمایا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت
ہو جائے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو مشائخین دعوے الوہیت کرتے ہین انکو
کفر و شرک فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپنے جو باتین وہان کفر گنائین ان مین سب سخت
یہی ہین مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقہ لزوم و التزام پر یہان کفر نہین نکلتا تو
آپنے بلا وجہ محض لزوم سے مسلمانونکو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام بنے اور
احادیث صحیحہ کے حکم سے یاایہا احد بہما کے مستحق ٹھہرے اب اپنے لیے بھی کہیے گا کہ احادیث
صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے تو مجکو انکار نہین شاید انکار نہ ہوسکے یہی معنی سمجھے کہ آپکو کفر قبول
منظور ہے اگر ہو دنیا ثبت۔ بالجملہ کفریہ اولی مین علم قدیم الہی کا انکار کلام معمل ہرگز لزوما

ثابت نہیں بلکہ بالیقین التزاماً ہو آپ اپنا لکھا یاد فرمائیں کہ علم قدیم کی نسبت
اختیار کی صراحت ہوئی تو علم کلام چنداں مضائقہ نہ تھا حضرت مجیب نظر کا
اسپر بھی تکفیر نہ فرمانا اوسکا وہ منشا ہے جسکی بنا پر محققین نے طائفہ منکرہ کرامیہ کو
صرف بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نہ فرمایا جیسا آپکا اسمٰعیل بھی اسی قبیل میں یقیناً
ہمسی گمراہ طائفے کا ہے وہ کہنے بہ ضلالاً مبیناً تو لکھم یہ معنی کہ جنت و نار و ملئکہ و کتب
آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو آپنے اون الفاظ سے بطور لزوم نکال لیے
جنسے کفر ثابت نہیں ہوسکتا اقول سرکار نے دیکھا شک کسطرح یہ لزوم لزوم کا
سبق خوب یاد کرلیا ہو محل ہو یا نہو اسکی رٹ لگا دیتے ہیں اوسکا قول تھا اللہ
کے سوا کسیکو نمانے ۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نمانو ۔ اسمیں سوا کسیکو
نمانا ن یہ سلب کلی ہیں جو تھے لفظ تھے اور ونکو ماننا محض خبط ہو یہ ایجاب جزئی ہو کیا ان
تین میں عموم سلب اس اخیر میں شمول ایجاب ان لفظوں کا صریح منطوق نہیں لازم
آجاتا ہو کیا عام کے نیچے اسکے افراد بسبب صریح لفظ داخل نہیں ہوتے تو لزوم
سمجھے جاتے ہیں سرکار سمجھے تو عقل کے موافق فرمایا کریں یا مخالف دین و عقل دونوں
لزوم نہیں التزام ہو یہاں دقیقہ یہ ہو کہ کوئی کافر اسکا فر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو
گمراہ کرنا چاہو تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہے تو پردہ تاویل میں مثلا
صاف صاف کہدے کہ حشر جھوٹ ہو جنت غلط ہو نار باطل ہو تو جاہل سا جاہل
مسلمان اسکا کفر سمجھ جاتے جال میں نہ آتے ان انکا انکار پیچپیچ کسطرح کرینگا یوں
کہ حشر ضرور حق ہو مگر اس سے مراد حشر ارواح ہو نہ حشر اجساد جنت و نار ضرور ہیں
مگر کچھ روحی لذت و الم ہیں یہ مکانات ملئکہ قوت باطنی کا نام ہو ابلیس قوت بدی جن

جنگلی آدمی آسمان مطلق لمبند ہی وغیرہ وکا جب تک یہ ضروریات ہین پیدا ال جب بتا ہو اونر
اونکی غرض فاسد کا مساجد تو خاص خاص الخواص یعنی نفس کلمہ طیبہ سے کھلم کھلا انکار اونکی تمام
وغایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادہ مین شبہہ نے راہ پائی اور بیچارے
محتاطین تحقیق سے محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی مگر سید ہمارے علما کی شدت احتیاط
دیکھا اور بدگو مفتری اپنے افترائے کفریہ تکفیر کو ہیچ کرتے دو وبحمد اللہ تو لکم جناب رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جونکہ افضل المرسلین ومحبوب رب العالمین ہین اونکا تصور بوجہ کمال
تعظیم وتکریم کے بہ نسبت دوسری شئے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر متشابہ ہوگا
اقول الحمد للہ غنیمت ہے کہ آپنے اون الفاظ کا فرق مین بہت تبدیل وتخفیف کی مطلب تھا
مطلب تو سرکار کا بھی ضرور ہوا کہ محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی
عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبیہ
حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد مین بقیہ کلام سل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا اور رسول تشبیہ
ومشابہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض وواجب کرتے ہین اسلئے ٹھہرتے ہین نماز مین الحمد وتتمہ
عامہ سور کی تلاوت حرام قرار پاتی ہے بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام وتتمہ
تکفیر ہوئی جاتی ہے مگر یہ کیا کفریہ ہونیکو کافی نہین بتایا گیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہوئے محبوب رب العلمین
کیون ہوئے خدا نے اونکی تعظیم وتکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمان کو مسلمان
کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر متشابہ تو یہ فرمارہا ہے کہ شرک سے مشابہت کثیرہ تصور سے ہوگی
تصور کو حاصل ہے کہ یہ زیادہ تر ہے تو زیادہ متشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس مشابہت
تو منفی نہین پھر کیا شرک کی مشابہت بھی حرام ہے کہ خوب کثرت سے ہو زیادہ تر ہو من تشبہ بقوم

فہو منہم مین تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے نفس نماز ہی حرام
کر دی اور کچھ نہ سہی تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے تصور سے تو خالی نہین
ہو سکتی کہ فعل اختیاری بے تصور متقدم تصور بوجہ ما صادر نہین ہو سکتا بلکہ عاقل کو تصدیق بفائدہ
بھی ضرور جسے تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر ہر فعل پر تین تین مشابہت شرک سے مفر نہین
سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول ہت کھال بھی گنوائی انا للہ وانا الیہ راجعون قولہ ملکم
پہنچا یہ کہ نفس دلائل پر نظر کیجائے اقول یہی فقط تو سرکار نے بنائی ہر قول کے ساتھ جو دلائل
مذکور تھے اونکے نام لینے تک کی نوبت نہ آئی قولہ ملکم صرف دلی وعدم اولی غایت ما فی
الباب جوانب عدم جواز کا اختلاف رہجائیگا اقول سرکار زبان آگے بارہ پل چلتے ہین کسی
کفریہ پر آپ اپنے خصم کا الزام نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یون دامن کشان گزر گئے گویا دیکھی ہی
نہین اور بعض جگہ صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کر لیا اور جہان کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ مطلب سے
محض بیگانہ بلکہ کہین کہین کفریہ کی حمایت مین اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اوٹھے جنکی
تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسے ادب وعدم ادب کا اختلاف بتاتے ہین یہ نفر لیجیے کہ
لزوم کفر و ضلالت بدو دینی اسمعیل تو یقینا ثابت ہان تکفیر و عدم تکفیر مین اختلاف ائمہ
فقہا و متکلمین ہے قولہ ملکم جسکی وجہ سے باہمی نفاق مثل سابق کے ہو جائیگا اقول ائمہ وعلمائے
سابق زمان ہی کے اقوال سے احکام کفر و لزوم کفر ثابت کیے ہین جبکا آپ کچھ جواب دے سکے
پھر کسی کا قول لزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ ندو نیا شد کہ سب بیدینوں بددینوں کا
فرض داد ایمان یہ ہو تو ایمان مدار نماز روزہ کا رنت قولہ ملکم مومن بعض نہین ہے اقول الا
مگر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعن معترض ہونا ہی رسالہ جیسا ہوا آپکے سامنے موجود
ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہین لعنت کا لفظ نہین ہمارے علمائے محتاطین کا دائرہ جب تک

معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت ہو جائے کسی شخص معین پر لعنت کرنی

اگرچہ حنبلیوں و بعض ہی کیوں نہ ہوں ہمارے لیے سمجھیں اوس فحش گالی کو ملعون قتال لکھتا ہے

کہ مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شدید توہین پر غصہ آیا غصہ کیسا ولولہ احتجاجات کا

شوق چرایا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر بندہ مسلمان ملعون قتال کہا تو اسے اثنا ہی پایا اسکا جواب اسقدر

عرض کر سکتا ہوں کہ اسمعیلیوں نے عذاب من الکذاب الاشر ہاں مجھی کو سہو ہوا رسالہ میں ایک شخص معین پر

لعنت لکھی ہے وہ کون دجال لعین ہے ہم اہل حق کے نزدیک اوس ملعون کا لعین ہونا تو میری قطعی ہے مگر

شاید طبع نازک کو یہ بھی ناگوار ہوا ہو اسلیے کہ دا آفتہ وابستہ پچھلے مسبوح والا قوم وہو والا ہی حسین

حضرت امیر المومنین سے ہو علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم شاہد عدل و گواہ ہے دیکھو حضرت حبیب فرطبہ کا

رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید ۱۳۰۵ھ ثانیا رسالہ کسی شخص کے

پر لعنت نشان متعین سے خاص ہے یا صرف استحق پر حق ارل تو سخت ملعون ہیں

ہیں بکثرت اشخاص یا بعض موجود خود قرآن عظیم ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

اذیت میں کلمہ گستاخی کہنے والوں کی نسبت فرماتا ہے لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لہم

عذابا مہینا اونپر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور ہم نے تیار کر رکھا ہے اونکے لیے ذلت

کی مار اور شقاوتی پر آپ پہلے ثابت کر لیجیے کہ دجال لعین قول ملعون ہے یا نہیں مستحق لعنت نہیں

او سکو کہنا کچھ بیجا بھی معلوم ہوتا ہو تو ہم غضب کے وقت فیصلہ کر لیں ہم سنیوں نے فرمایا ہے اقول غضب

نہیں بلکہ وہ ایک غلطہ کا نشانہ ہو کر میں چند الفاظ غلط ہیں جس کی ہے اقول

جبھی تو حق سے جدا پڑے ہیں ہم کہ تفصیل الخ حدیث میں ہے اللہ ساتھ من الشیطان مارے

اہلسنت کی کرامت دیکھیے ابھی آپنے بعلت غضب قہر سے بے انصافی کیا اگر

کی امید نہیں ہوتی وہ تو آپکا اپنا وتیرہ تھا جسکے بطلان پر دلائل ساطعہ سن چکے ہیں یہاں اسی

زبان میں اللہ تعالیٰ نے خود پہلے اقرار کرا دیا کہ یہی الفاظ عجلت میں لکھی گئی ہیں ظاہر ہے کہ عجلت
میں بیان صاف نہ ہوا پھر کوئی تحریر عذر ہو گئی العجلۃ من الشیطان تو کیونکر مستحق ستائش کے قابل ہو
متنبہ کر دو تمام علماء ہندوستان کی دادرسی سے ظفر نہیں الاقوال الجلی واقعی نہایت عجلت سے آپ نے
اپنی حالت ثابت کی ہیں جمعیت کی خبر نہیں تحریر شریف میں کن علماء ہندوستان کے اقوال آپ نے
نقل کیے جس سے یہ غرض حاصل ہوتی ہاں شاید علماء ہندوستان سے خود اپنی ذات مراد لی ہو تو اس عجلت میں
صفحہ یہ دو کی تکلیف بھی ناحق اٹھائی اتنا ہی لکھ دیتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر تھا یہ پہلی غرض
مقصد بھی حاصل ہو جاتی تھی ثانیاً یہاں تکفیر کا دعویٰ خود تھا اور اسکی ضلالت پر تمام علماء اہلسنت
ہندوستان و غیر ہندوستان متفق ہیں ارشد تلامذہ شاہ عبد العزیز صاحب مولانا رشید الدین خان صاحب دہلوی وغیرہ معاصرین
اسمٰعیل کے وقائع اور انکے بعد کے فتاویٰ و رسائل مخفی نہیں یا آپکی طرز ادا پر کہو کہ تمام علماء و فضلا
ہندوستان کبھی مرید دہلوی کے عرید نہیں مگر بعض جہلا جنکو بطور رد کے ضلالت و بطالت لگی ہے وہ مجبور
معذور ہیں وہ مشغول ہو کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو داخل ایمان سمجھتے
ہیں اور محب وہابیت و نسوبات دہلوی کے کلمات کفریہ کو صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہیں جسکو
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا ثالثاً یہ ہندوستان کی قید احترازیہ اپنے
بھلے کو لگائی کہ حرمین طیبین کے علماء و فضلا آپکے امام دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہیں انکے
فتاویٰ مطبوعہ و مخطوطہ سے ظاہر ہو لکم بعض علماء جنکو بطور رد تکفیر وغیرہ کی اقوال وغیرہ ہیں
تضلیل و تفسیق بھی داخل کر دی تضلیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہو چکی سنکر مسئلہ جس کا
بالکل چونکہ جبکہ نہ ہو اور تفسیق کی تجویز خود کلام سائل سے تھا کہ جائز فی الکتاب جواز و عدم جواز کا
اختلاف صحابہ کا عدم جواز کا اور یہ صغیرہ اور صغیرہ و بعد اعتیاد کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق اور اس جملہ کا
اعتیاد مبین الصدق ہاں کسی گمراہ بددین کو ضال و فاسق بھی نہ کہنا ندویوں کا ایمان ہے

مگر یہ سلف و خلاف اہلسنت کے خلاف و نسو ہل شیطان ہے بر قیدہ کا مثل روافض کے داخل

اسلام سمجھتے ہین اقول نا مستحق ہونا آپ ثابت نہ کر سکے اور مستحق کسکا ہے و تنہا ایسی فضیحت و خوار

اسلام و سنت ہے و غیر المغضوب علیہم و لا الضالین ہے بیشک انتہا و کمال ہے اور تین

صاحبو نکی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان ہے جنکو کرکے بجا

مثل ٹھہراتے اور اسکے برا کہنے کو تبرا ہے روافض سے تشبیہ سمجھے تو ہم جسکو کوئی عالم ربانی

نہین کرتا اقول وہان ہندوستان کی چار دیواری تھی اب سلب کلی کا میدان ہو گیا اے تعلما حرمین

طیبین کا و ابریچا ہوئے مین عرض کرون سکا کلام ظاہر یعنی بہت خون اخفاد سودائے

تعصب و صفرائے اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ سب کا

بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہو جائے تکفیر مبنی للمفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب و شتم

مبنی للفاعل یعنی اسمعیل کا انبیا و اولیا کی توہین و تنقیص کرنا اور کفر سے مراد اسکی کلمات

کفریہ اور بطور وراثہ اسلیے کہ وہابیہ ابنائے اسمعیل ہو نا حقیقی نہین بلکہ نموذجہ ہے جسکی

بنا پر اسے بابا النجدیہ ابی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہوئے کہ بعض علما وہابیت شعا جنکو بطور

وراثہ کے اسمعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے و غیرہ یعنی گمراہ و بدمذہب ٹھہرائے جانیکی دولت ہے

وہ بوجہ بیسر خواندگی اتباع اسمعیل و خلفائے اسمعیل مین مجبور و معذور ہین وہ اُن گمراہون کے سب

و شتم کو جو او نہون نے حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین بکے ہین مثل روافض کے داخل

اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات و تسویلات سے اسمعیل و اسمعیلیہ کا ہر قال کفر ال ہی چلتی تا

کرتے ہین کبھی نہ ماننے کے معنے معبود نہ جاننا کبھی صرف وقوع کذب مین امتناع بتانا جواز

کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ معتقد مین کا اختلاف

بتانا کبھی یہی کہہ کر کہ کچھ اور مراد ہے اور آپ دوسری تقریر گھڑتے ہین اور ان لگائی

بتانا و شہرہ وغیرہ جسکو ہند و عرب و روم و شام و مصر وغیرہ میں و سائر بلاد دارالاسلام میں
کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہیں کرتا بلکہ ہر عاقل و دیندار اوسے ضلالت پرستی اور تشنہ
تعصب کی سیاہ ستی جانتا ہے اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح و منیر خدا کرے آپ
اسے قبول کریں اپنے لیے سامان خوشنودی خدا و رسول کریں ابدالآباد اور ولی الاباد قولکم
مجکو جواب رسالہ فرمانیکی ضرورت نہیں اقول قصور معاف سکر رنے وہ مثل سنی ہے کہو کی
کیوں بلبلتے ہو۔ شیر سے رہینگے الخ قولکم ہاں اس اجمال کو دس بیس جز میں مفصل عرض
کرسکتا ہوں اقول ہاں سارے کہ نکوست الخ خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیگا دو صفحوں میں
اتنے کفریات تازہ دیلے ہیں دس بیس جز میں کہاں تک بیجیگا دو صفحے پر ہم سے دو جز
لکھوائے ہیں دس بیس جز پر کتنے مجلد لیجیے گا قولکم امید کرتا ہوں کہ آپ اسکے جواب
کی فکر نہ کرینگے اقول تقصیر معاف کبکر نخب لذیذ النکاح ع وتہرب من صولۃ
الناکح ع قولکم ہاں اگر صرف قرآن شریف و احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جائے
تو مجکو انکار نہیں اقول والا سرکار سے بڑی چوک ہوئی دعوی قطعیت بھول گئے متواترہ
کہیے اور مہربانی فرماکر ان سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (۱) کہتا ہے اللہ تعالی کا مرجانا
ممکن (۳) دو خدا ممکن بالذات ہیں (۴) عالم کے بہت اجزا غیر ارض و سما و عدم و
ازلی ہیں (۵) خدا کی جورو تو نہیں ہاں کنیز سریہ جنھیں حرم کہتے ہیں بہت سی ہیں معاذ اللہ
وہ انکے ساتھ شب باش ہوتا ہے اور عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان نتخذ لہوا
لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہیں (۶) خدا کے چھ موہنھ ہیں چار
پورب پچھم اوتر دکھن اور ایک اوپر اور ایک نیچے اینما تولوا فثم وجہ اللہ کے یہی معنی ہیں۔
(۷) خدا بڑا موٹا بیشمار لمبا اللہ اکبر کوئی لمبی سی لمبی چیز اوسکے ایک رونگٹے کی مثل نہیں

لیس کمثلہ شیء ساری مخلوقات اوسکے پیٹ کے ایک کرشمین کبریٰ ہین فان اللہ
بکل شیء محیط اسکے یہی معنی ہین اور اسکے معنی جو مدعا کفریات [illegible] وارد
[illegible] ایسا ہی مسلمان اگر کوئی سمجھے
تو انکا کفر صرف آیات و احادیث قطعیہ [illegible]
والتزم کچھ بتانے کی حاجت [illegible] متعلق وارد
ہین (۱) [illegible] والسلام کیا تمام محض ضبط ہو [illegible] کفر پر نصوص
قاطعہ قرآن مجید و احادیث متواترہ ناطق اب اسمٰعیل کے بارے مین کیا حکم ہو اگر صرف
لفظ مین کچھ عذر گزرے تو اسکا رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعتذروا
قد کفرتم بعد ایمانکم (۲) سابقاً معروض ہوا کہ اسمٰعیل نے وہ آخر زمانے کی حدیث
زمانہ موجودہ پر اس غرض سے جمائی کہ سب مسلمانوں کو کافر کہے اور مسلمانوں کو کافر کہنے والے کا کفر احادیث صحیحہ
ثابت تو آپکو انکار نہو گا (۳) سل السیوف کے صفحہ ۱۹ پر احادیث صحیحہ سے غیر مقلدین پر
حکم کفر ثابت کیا جسکا سرکار کلام کو سرکار بالکل ہضم فرما گئے اوسکا ذکر تک زبان پر نہ لائے
اب اون کے بارے مین کیا ارشاد ہو گا (۴) اوپر گزرا کہ اسمٰعیل نے مسلمین
مصلین کعبہ کو کافر مشرک بتایا جسپر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا (۵) سرکار نے
جو اپنے خاتمے مین صد ہا مسلمانون کی تکفیر کی جنکے کفر پر نہ آیت نازل نہ احادیث صحیحہ وارد
جسکا بیان اول گزارش ہے ابھی اونہین احادیث صحیحہ کی بنا پر کفر ہو گا اتنا انکار نہ فرمائیے گا
ھو کلم چنانچہ جو لوگ مشائخین [illegible] اقول آپنے اپنا اس خاتمہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال ضال
جو آپنے یہان گنائے کفر قطعی یقینی ہین انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید و احادیث قطعیہ یا صحیحہ
سے ثابت [illegible] کفر کا التزام [illegible] جو کچھ [illegible] ہین [illegible] بالجملہ

پیش نظر رکھیے اور ہر قول وفعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بعض آیات و احادیث
قاطعہ سے ثابت کرتے جایئے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقرار دن سے مسلمانون کو
کافر کہنے والے نکلتے ہین **قولہ** صرف اعتباری فرق بتاتے ہین **اقول اولاً** آپکے
طور پر کہون فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہے اسیلیے اسمین تکلم نہ ہا جاؤ
نہین **ثانیاً** کتب تصوف کا نام لیکر بکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہین لکھکر مسئلہ
وحدت وجود ماننے والونکو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپکے ایمان و امانت کی نشانی ہے
واقعی وہ دعوے تو اسیلیے تھے کہ اسمعیل کے سر سے بزور زبان بلا ٹلے مصطفے صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے بدگویون کے تصوف و کمال کا دھندا چلے ورنہ صوفیہ کرام پر
اعتقاد تو اتنا ہی جو یہان ظاہر ہوا۔ سرکار آپ کیا جانین حقیقت و تعین مین فرق
کیسا ہے اور مطلق و متعین مین کیسا اور یہان اطلاق و تعین سے مراد کیا یہ بدیہیات واضحہ
پیش پا افتادہ ہین کہ عقول دانیہ کی الف با ہین سٹر کو قدم قدم پہ سکندری ہے درمتشابہات
عالیہ مین کہ طور عقل سے ورا الورا ہین یہ ادعا طالع سکندری ہے چادر سے زیادہ پاؤن نہ پھیلایئے
چھوٹا منہ بڑی بات نہ گایئے ایاز قدر خود بشناس ع تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی ع اذا خاضک یا مغرور فی الخطر حتی هلکت فلیت
النمل لم تطر **قولہ** اور حضرت غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو
پکارتے ہین **اقول** والا مستقل قادر اور متصرف بالذات بے عطاء الٰہی جانکر یا جارحہ قدرت
الٰہیہ و نائب و دانائے فیض ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانون پر اسکا اتہام انکا اور
آپکے اسمعیل کا افتراے قبیح و ظلم تام ان بندگان خدا نے کب اسکی تصریح کی یہان تعالیم
الزام صدر کنار لزوم بھی نہین مگر بزور زبان مسلمانون کا کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ

آپ تمنائے کفر یا ضرور ثانیاً نا م بین عقل و دانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت
پکارنا تو قطعی کفر اور انھیں غوث پاک کہنے والا مسلمان سرکار۔ ذرا غوث کے معنے
تو فرمائیں یہی نہ کہ فریاد رس پھر فریاد رس کے معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدے اپنے
مصیبتوں میں اونسے فریاد کریں اور وہ اُنکی فریاد کو پہنچیں کچھ حجت آلہیہ یوں قائم ہوتی ہے
حضور غوثیہ پاک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی کرامت دیکھیے جس فقرے میں آپنے اونکے غلاموں
کو کافر بنایا تھا اُسی فقرے میں اُسی زبان میں بعینہ اوسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر
آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر پلٹا و بید الحجۃ السامیہ اتنا افسوس رہگیا کہ جسطرح آپنے
حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھدیا یوں ہی جی کڑا کر کے
حضور سیدنا امیر المومنین مولی المسلمین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو مشکلکشا لکھجاتے تو
آپکے لئے کفر کی اور بھی مسکلکشائی ہوجاتی اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمٰعیل کے
اکابر و پیشوا لکھ گئے ہیں مگر ہاں وہاں تو ایک کفر کے چھینٹے میں اگلے پچھلے چھوٹے بڑے
سب بھر پڑے ہیں ذرا رسالہ الاکمال لطامۃ علی شرک سوی بالامور العامۃ وانبیاء الاولیاء من نم صلاۃ الاسرار
وغیرہا تصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی ملاحظہ ہوں **قولکم** نقل صیا **اقول**
نقل سے بہت گھبرائے سرکار جبل ہی بدعت ہی سہی نہ ہم استقلال یہ بھی ہر گز کفر نہیں سکیتا
قولکم مساجد چھوڑ کر قبور آباد **اقول** کیا خوب سرکار اپنے اطلاقوں کو دیکھنے جائیں گے
دہابیت کی حد سے بھی دپچھے جاتے ہیں یہ اگر ہو تو گناہ ہو گا آپکے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی
ہے **قولکم** عقائد اسلام سے بالکل واقف نہیں **اقول** کیا آپکے ہمعصر کہ جسطرح کہ خدا کا
علم قدیم نہیں وہ بالفعل جاہل ہے اوسکا علم اختیاری ہے اوسکا کذب ممکن ہے رسولوں کو
ماننا محض خبط ہے وغیرہ وغیرہ **قولکم** مرید ہونا فرض **اقول** اولا فرض بمعنی اہم و موکد

شائع الاستعمال ثانیاً اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض یعنی مصطلح شرعی بولے
تو بیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر یہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ
اور فاسئلوا اھل الذکر سے مستدل کرکے کوئی شخص دعوی فرضیت کرے تو آپ کس آیت یا اجماع
قاطعہ سے یقیناً الزاماً اوسکا کفر ثابت کر سکتے ہین سرکار زبان سے کہدینا سہل ہے ثبوت دیجیے
دام کھلتے ہین **قولکم** ایکبار فاتحہ درود کردینا **اقول** بہت خاص یہ بھی کفر ہے جی ہان
کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل سالہ نذور مین بدعت حسنہ
لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل ایمان مین خلل انداز ہی تو آپ ہی
کفر ہوئی **قولکم** احکام شرع کی تحقیر کرنا **اقول** کیا اسمعیل سے بڑھکر کہ وہان احکام
در کنار اصل اصول ایمان کا سخت تحقیری انکار اللہ عزوجل فرمائے کہ ملئکہ و انبیا کو مانو
تو مسلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خبط ہے **قولکم** علما کو حقیر جاننا **اقول** کیا محمد رسول اللہ
صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر۔ ہان ہین سمجھا اوسمین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علما ہین
آپکے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ اور آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر ٹھہرتک پہنچتی تھی لہذا بری
لگی **قولکم** ملفوظات پیر کی کلام الٰہی سے زیادہ تعظیم کرنا **اقول** ولا اسمعیل نے کلام
الٰہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپا کر اپنا کلام
جھوٹا کردے تو حرج نہین خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہی (دیکھو اوسکا رسالہ یکروزی
اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحٰن السبوح تنزیہ سوم) ثانیاً سرکار اگر انصاف کی نگاہ
سے دیکھیں گے تو تقویۃ الایمان کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمعیلیہ کی یہی حالت ہے انکی
نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اوسکی عزت و وقعت ہی کوئی نصرانی قرآن پر اعتراض
کرے اوسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کیا

نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف وخرد سے بیگانہ ہو
بیٹھ **قولکم** ایسے لوگون کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلین کو
کیا کچھ فہمائشین کی ہین کیسے کیسے فتاوے اون کے رد مین تحریر فرماتے ہین سرکار
علماے سنت آپکے سکھانے کے نہین ہان بات یہ ہے سبب قطعی یقینی کا فرمانا
آپکو نہین آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علماے سنت بحمدہ تعالی ہر افراط و تفریط سے
پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہین وللہ الحمد یہ مختصر گزارش نامہ
روز جان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم ۱۳۱۵ھ کو
ختم ہوا حضرت مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت
سے دارین مین کامل مستفیض فرماے اور اسے عجالے کو باعث ہدایت مخالفین و
استقامت اہل حق بنائے آمین آمین وصلی اللہ تعالی علی سید
المرسلین سیدنا ومولانا محمد وآلہ وصحبہ واولیاءہ اجمعین
والحمد للہ رب العلمین

تمت

ربیع الاول ۱۳۱۲ھ [illegible]

بقیہ فہرست مضامین رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ